ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۳ نومبر ۱۹۶۷ء
۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ⊙ لاہور
ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهُ بِهِ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ" حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ بِأَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ حاصل کرنا چاہے اس کو پناہ دے دو اور جو شخص اللہ تعالے کے نام پر مانگے تو اس کو دو۔ اور جو تم کو دعوت پر بلائے اس کی دعوت پر لبیک کہو اور جو شخص تم سے بھلائی کا معاملہ کرے تو تم اس کا بدلہ دو۔ اور اگر تم وہ چیز نہ پاؤ، جس کے ذریعہ سے تم اس کا بدلہ دے سکو، تو اس کے لئے دعا کرو۔ حتی کہ تم کو یقین ہوجائے کہ تم نے اس کا پورا بدلہ ادا کر دیا ہے۔ حدیث صحیح ہے ابوداؤد اور نسائی نے صحیح اسنادوں کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو کفر کا رجوع دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور ہوتا ہے، اگر واقعہ ایسا ہی ہوا ہے جیسا کہ اس نے کہا (تو وہ کافر ہوتا ہے) ورنہ کفر قائل کی طرف لوٹ آتا ہے (بخاری و مسلم نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے)

وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ "حَارَ" رَجَعَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے کسی آدمی کو کافر یا خدا کے دشمن کہہ کر پکارا اور وہ ایسا نہیں ہے۔ تو کفر اسی کی طرف لوٹ آئے گا بخاری وسلم نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ف۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کلمہ منہ سے نکلتا ہے۔ وہ کبھی فنا نہیں ہوتا اور وہ بدستور محفوظ رہتا ہے لہذا کسی کو کافر کہنا کچھ ہنسی مذاق نہیں ہے بلکہ بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ یہ کلمہ معمولی بول چال میں بھی زبان پر لانے کے قابل نہیں ہے یا کافر (اے کافر) ایک ندائیہ کلمہ ہے کوئی فتویٰ نہیں ہے لیکن بے محل اس کلمہ کا استعمال بھی اپنا اثر دکھائے بغیر نہیں رہتا۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو بھی ایماندار ہے وہ طعن وتشنیع کرنے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی لعنت بھیجتا ہے اور نہ ہی بدزبانی اور فحش کلامی کرتا ہے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ" رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بدزبانی جس چیز میں بھی شامل ہوتی ہے اس کو بدنما بنا دیتی ہے اور حیا جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت دے دیتی ہے (اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے)

ف۔ بدزبان آدمی اجتماعی اور معاشرتی زندگی کے فوائد سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور لوگ اس سے ملنا جلنا چھوڑ دیتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بدزبانی اور فحاشی اسلامی تعلیمات اور اسلامی خصوصیات کے بھی منافی ہے لہذا جو شخص صحیح اسلامی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس بداخلاقی میں مبتلا رہنا ہرگز پسند نہ کرے گا۔ جیسا کہ احادیث مندرجہ بالا اس پر شاہد ہیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ" قَالَهَا ثَلَاثًا، رَوَاهُ مُسْلِمٌ "الْمُتَنَطِّعُوْنَ": الْمُبَالِغُوْنَ فِي الْأُمُوْرِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا۔ کہ "المتنطعون" (مبالغہ کرنے والے ہلاک ہوگئے) (مسلم) لفظ "المتنطعون" وہ حضرات جو ہر کام میں مبالغہ کرتے ہیں۔

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظر
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ لاہور
خدام الدین

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۳ | ۲۹ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بمطابق ۳ نومبر ۱۹۶۷ء | شمارہ ۲۶

وزیرِ تعلیم کا اعلانِ حق

چند دن ہوئے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں وزیرِ تعلیم خان محمد علی خان صاحب نے اعتراف فرمایا کہ ہائی اسکولوں میں اسلامیات کے نصاب سے خلافتِ راشدہ سے متعلق باب کو غلطی سے خارج کر دیا گیا ہے اور حکومت محسوس کرتی ہے کہ خلفاءِ راشدین کے باب کو اعلیٰ درجوں کے لازمی اسلامی نصاب میں شامل رہنا چاہئے۔ کیونکہ تاریخ اسلام خلافتِ راشدہ کے باب کے بغیر مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔

محترم وزیرِ تعلیم نے راقم الحروف اور مولانا عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان بہاولپور کو بھی ایک ملاقات میں جو ان سے سیکریٹریٹ میں ہوئی باور کرایا تھا کہ حکومت کا دامن اس سلسلے میں قطعی پاک ہے اور گورنر صاحب نے انہیں تحقیق کے بعد فرمایا ہے کہ یہ باب علامہ علاؤالدین صدیقی نے از خود اپنی کتاب سے خارج کر دیا ہے۔ محکمہ نے انہیں صرف اسی قدر کہا تھا کہ کتاب کی ضخامت بڑھ گئی ہے اسے کسی قدر مختصر کر دیجئے۔ لیکن علامہ صاحب نے اختصار کی بجائے نہ جانے کس مصلحت کی بناء پر اس سارے باب ہی کو حذف کر دیا۔ اب آپ مطمئن رہئے اور علماء اور عوام کو یقین دلا دیجئے۔ کہ انشاء اللہ اس کو باب کو ضرور شامل نصاب کر دیا جائے گا۔

چنانچہ راقم الحروف اور مولانا عبدالقادر آزاد جو دونوں تنظیم اہلسنت پاکستان اور علماءِ اسلام کے نمائندے ہونے کی حیثیت سے وزیرِ تعلیم سے ملے تھے ان کی اس یقین دہانی پر مطمئن ہو گئے اور آ کر علماءِ اسلام اور تنظیم اہلسنت پاکستان کے اکابر کو ملاقات کی تفصیل سے آگاہ کر دیا جس کی وجہ سے علماء و عوام کا اضطراب کافی حد تک کم ہو گیا ورنہ ہو سکتا تھا کہ عوامی احتجاج کا یہ سلسلہ جو سارے ملک کے مسلمانوں کی آواز بن چکا تھا نازک صورت اختیار کر جاتا۔ ہمیں خوشی ہے کہ وزیرِ تعلیم نے ہم سے کئے گئے اپنے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے اسمبلی میں بھی اعلانِ حق فرما دیا۔ جس کی وجہ سے عوامی حلقوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے اور ملک کا ہر طبقہ اس بیان کا خیر مقدم کر رہا ہے۔ تاہم یہ بات تحقیق طلب اور یقیناً لائق بازپرس ہے کہ ایسے اہم باب کو جس کے بغیر تاریخ اسلام مکمل ہی نہیں ہوتی بیک جنبشِ قلم کیوں خارج کر دیا گیا؟ اور وہ بھی اس عذرِ لنگ کی بناء پر کہ نصاب اختصار کا محتاج ہے؟

ہمارے نزدیک یہ اقدام خواہ کسی کا ہو بے حد افسوسناک اور حیران کُن ہے کہ تاریخ اسلام کا وہ سنہری اور مثالی باب جو تاریخ کائنات میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اور جس کو خارج کر دینے کے بعد عملی اسلام کا کوئی نقشہ ترتیب ہی نہیں پا سکتا اور جس کے بغیر تاریخ اسلام میں رہتا ہی کچھ نہیں، محض اس بناء پر حذف کر دیا جائے کہ نصابِ تعلیم کو اختصار کی ضرورت ہے۔ یہ عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مصداق ہے اور ہم اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں باقاعدہ تحقیقات کرائے اور اُس شخص کو جس نے ملک میں دانستہ یا نادانستہ تفریق و انشقاق اور اضطراب و ہیجان پھیلانے کی نازیبا حرکت کی اور عوامی ذہن کو ناقابلِ بیان صدمہ پہنچایا قرار واقعی سزا دے تاکہ ایسے غیر محتاط افراد کو ایک مرتبہ پھر اپنے فیصلہ کے اعادہ کی جرأت نہ ہو اور یہ مسئلہ عوامی اضطراب و احتجاج کا موضوع نہ بن جائے۔

ہمارا عقیدہ ہے اور تاریخی شواہد کے اعتبار سے بھی یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ خلافتِ راشدہ کا دَور تاریخِ انسانی کا عدیم المثال اور نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے عملی نفاذ کا دَور ہے جس میں انسانیت اپنے منتہائے کمال و عروج پر تھی —— امن و آشتی، اخوت و مساوات، عدل و انصاف، انسان دوستی و خدا آشناتی، عوام کے حقوق اور حکام کے فرائض غرضیکہ انسان کی زندگی میں جتنی بھی خوبیاں ممکن ہو سکتی ہیں سب کی کامل و اکمل اور جامع ترین تصویریں اس بابرکت و مقدس ترین دَور میں ہی مل جاتی ہیں۔ پس اس دَور کا مطالعہ نہ صرف مذہبی اعتبار سے ہی لازم ہے بلکہ مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح اُن میں نیا عزم و جذبہ پیدا کرنے اور انہیں دنیا میں سربلند و سرافراز کرنے کے لئے بھی ضروری ہے اور وزیرِ تعلیم نے بالکل صحیح فرمایا ہے کہ اس دَور کے بغیر تاریخ اسلام مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔

ہمیں توقع ہے کہ حکومت اب اس بیان ہی پر اکتفا نہیں کرے گی بلکہ محکمہ تعلیم کے نام فوری احکامات صادر فرمائیگی کہ خلافتِ راشدہ کے باب کو بلا کسی تاخیر کے عملاً داخلِ نصاب کیا جائے اور نہ صرف ہائی کلاسز میں بلکہ پرائمری کلاسز اور ڈگری کلاسز میں بھی اسے جزوِ نصاب بنایا جائے۔

آخر میں ہم وزیرِ تعلیم کے اعلانِ حق کا

(باقی صفحہ ۶ پر)

مجلسِ ذکر

۱۴ر رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بمطابق ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

حلقۂ ذِکر

جانشینِ شیخ التفسیر مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(خالد سلیم ایم اے)

بزرگانِ محترم

یہ سلسلۂ ذکر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے جاری ہوا تھا اور بحمد للہ تعالیٰ، اللہ کے فضل و کرم سے کئی شہروں میں باقاعدگی سے جاری ہے۔

اسلام اجتماعیت کا قائل ہے۔ ہر معاملہ میں اس کا ایک پروگرام ہے۔ اللہ جل شانہٗ چاہتے ہیں کہ مسلمان ایک باقاعدہ ضابطے اور مکمل نظم کے تحت اپنی زندگی بسر کریں۔ اس کے لئے ضابطہ ہے قرآن اور اس کا عملی نمونہ ہیں جناب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ انسانیت کا پروگرام فقط قرآن ہے۔ جو شخص عامل قرآن نہیں۔ وہ انسان نہیں۔ اسی لئے میں عرض کیا کرتا ہوں کہ آج مسلمان (نام کا) بننا آسان ہے لیکن انسان بننا سخت مشکل ہے۔ یہ حقیقت بھی ہمیں نہ بھولنی چاہئے کہ محض اللہ دتہ، محمد دین اور چراغ دین نام رکھنے سے آدمی مسلمان نہیں بنتا۔ اگر اس کی عملی زندگی میں اسلام اور سنت نبی کریم علیہ السلام کا رنگ ہوگا۔ تو مسلمان کہلائے گا۔ ہر وہ شخص جو خدا کی ذات و صفات، رسالت، ملائکہ، قیامت اور کتب و صحائف آسمانی پر دل سے ایمان رکھتا ہے۔ مومن تو کہلا سکتا ہے۔ مگر مسلمان فقط اُسی وقت ہوگا جب احکام خداوندی کو عملی جامہ پہنائے یاد رکھئے! زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کا نام ایمان ہے۔ پھر ایمان کی بنیاد پر اعمال صالحہ کی جو عمارت استوار ہوگی۔ اس کا نام اسلام ہے۔ اسی لئے کسی نے کہا ہے۔

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

ایمان اور اسلام لازم و ملزوم ہیں اگر ایمان نہیں تو اسلام نہیں۔ ایمان کی عدم موجودگی میں تمام اعمال اکارت جائیں گے۔ خداوند قدوس کے ہاں ان کی کوئی قیمت نہ ہوگی اور اگر ایمان ہو لیکن اسلام نہ ہو تو یہ ایمان کس کام کا۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ کامل ایمان وہی ہے۔ جس کا اظہار انسان کی شکل و صورت سے ہو جو دیکھے یہی کہے کہ مومن اس شان کا ہوتا ہے مومن کی سیرت اور مومن کا کردار سب سے انوکھا، سب سے نمایاں اور سب سے نرالا ہونا چاہئے تاکہ وہ چلتا پھرتا ہوا دین کا سپاہی اور اللہ کی شمشیر نظر آئے۔ جو شخص بھی اس پر نگاہ ڈالے دین حق کا گرویدہ ہو جائے اور محمد مصطفیٰ کا والہ و شیدا کہلانے میں فخر محسوس کرے۔

بزرگانِ محترم!

وقت کے ساتھ ساتھ ایمانی اور روحانی قدریں پامال ہو رہی ہیں اسلام عملی زندگی سے خارج ہوتا ہوا صاف نظر آتا ہے۔ آج ایمان و یقین کی بلندیاں اور اسلام کا عملی رنگ اہل اللہ کی صحبت میں رہنے، کتاب و سنت کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ہمہ وقت یاد الٰہی میں شاغل رہنے سے ہی نصیب ہو سکتا ہے۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی ذکر الٰہی اور عبادت خداوندی سے عبارت ہے۔ کوئی لمحہ ایسا نہیں جو ذکر الٰہی سے خالی ہو اور کوئی گھڑی ایسی نہیں جس میں عبدیت مصطفویؐ نکتہ عروج پر نہ ہو۔ ساری زندگی میں حمد و شکر اور یاد خداوندی کی فراوانی نظر آئے گی۔ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، کھانا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد پانی پینے سے پیشتر اور پانی پینے کے بعد، پیشاب پاخانہ جاتے ہوئے اور فراغت کے بعد، چلتے پھرتے، ہر وقت اللہ کی یاد اور حمد و شکر کرتے تھے۔

اسلام اجتماعیت کی دعوت دیتا ہے۔ اس لئے اگر ہم بھی مل بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور اسے کسی پر لازم نہیں کرتے تو یہ بدعت نہیں بلکہ باعث برکت ہے۔ اس سے اصلاح حال میں بڑی مدد ملتی ہے مجلس پر اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ اللہ جل شانہ ملائکہ کی مجلس میں اپنے ذکر کرنے والے بندوں کا ذکر بڑے فخر سے کرتے ہیں اور ان کے لئے جنت کی بشارتیں سناتے ہیں ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کا بے حد و حساب شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہمیں اپنی یاد کی توفیق اور اپنے ذکر کی نعمت سے نواز رکھا ہے۔

ہمارے جو بھائی اجتماعی حالت میں ذکر اللہ کرنے کے خلاف ہیں۔ وہ دراصل اس کے منافع سے نا آشنا ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنی یاد کی توفیق اور اس پر مرتب شدہ انعامات کے حصول سے متمتع فرمائے ہم کسی کے بدخواہ نہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ ج وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی ۙ یُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

ترجمہ:۔ منافق اللہ کو فریب دیتے ہیں اور وہی اُن کو فریب دے گا اور جب وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو سست بن کر کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

شیطان ذکر اللہ سے انسان کو روکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر شیطان کے لئے ناگوار اور کوئی چیز نہیں ذکر اللہ کی برکت سے انسان کو خداوند قدوس کا قرب حاصل ہوتا ہے اور انسان کو دنیا سے توڑنا اور خدا سے جوڑنا ہی اسلام کا خلاصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ کتاب و سنت کا عامل بنائے اپنی مرضیات پر چلنے کی سعادت نصیب فرمائے اور کامل و اکمل اسلام ہماری زندگیوں میں جاری

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

۲۲ر رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۷ء

اہلِ فضل و احسان جنّت کے وارث ہیں

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمدللہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہ الّذین اصطفٰی : امّابعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم :

وَ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آل عمران رکوع ۱۴ آیت ۱۳۳-۱۳۴)

ترجمہ - اور اپنے رب کی بخشش کی طرف دوڑو اور بہشت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے، جو پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے جو خوشی اور تکلیف میں خرچ کرتے ہیں اور غصّہ ضبط کرنے والے ہیں۔ اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، اور اللہ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

آیتِ مذکورہ بالا میں تلقین کی گئی ہے کہ ان نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی طرف دوڑو جن کا حکم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسولؐ دیتے ہیں اور جن کے باعث تم اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور جنت کے مستحق بنوگے۔ اگر تم تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کروگے اور اللہ تعالےٰ کا خوف دل میں رکھوگے۔ تو اس جہانِ فانی سے کوچ کر جانے کے بعد تمہارا آخری ٹھکانا جنت ہوگا۔ جنت اتنی وسیع ہے جتنا آسمان و زمین۔ انسان کے تصور میں آسمان و زمین کی وسعت سے زیادہ وسعت نہیں آسکتی اس لئے جنت کی وسعت سمجھانے کے لئے جنت کو اسی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ پھر بتایا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی ابدی خوشیاں انہیں نصیب ہوتی ہیں جو مال و دولت کی حرص و ہوا کی بجائے اس سے مستغنی ہوں۔ دُکھ درد اور راحت و خوشی میں یکساں طور پر خدا کے نام پر مستحقین کی امداد کرتے رہیں۔ غصہ کو پی جانے والے اور خطاکاروں کی لغزشیں معاف کر دینے والے ہوں یہی لوگ نیکوکار اور اہلِ فضل و احسان ہوتے ہیں۔

بزرگانِ محترم! حدیث پاک میں بھی اہلِ فضل و احسان کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ میدانِ حشر میں تمام مخلوق کو ایک جگہ جمع کر لیں گے تو ایک اعلان کرنے والے سے اعلان کروائیں گے کہ آؤ کہاں ہیں بزرگی اور عظمت والے لوگ؟ اس اعلان کو سن کر کچھ لوگ اٹھیں گے اور تیزی سے جنت کی طرف چل پڑیں گے۔ راستے میں فرشتوں سے ملاقات ہوگی وہ ان سے پوچھیں گے، اے لوگو! آخر کیا بات ہے کہ آپ لوگ بڑی تیزی سے جنت کی طرف جا رہے ہیں؟ آپ میں کیا خصوصیت ہے؟ اس پر وہ لوگ فرشتوں کو بتائیں گے کہ ہم لوگ چونکہ اہلِ فضل ہیں اس لئے جنت میں بھیجے جا رہے ہیں۔ اس پر وہ فرشتے سوال کریں گے کہ اہلِ فضل و احسان ہونے کا مطلب کیا ہے؟ اس پر وہ لوگ بتائیں گے کہ دنیا میں جب ہم پر ظلم کیا جاتا تھا، ہم کو ستایا جاتا تھا، ہم سے بُرا برتاؤ کیا جاتا تھا تو ہم لوگ اس کو سہہ لیا کرتے تھے اسی بناء پر آج ہم لوگوں کو جلد جنت میں داخل ہونے کا اعلان فرمایا گیا ہے۔ واقعی ایسے عمل کرنے والوں کا اجر بڑا ہی اچھا ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ ظلم و ستم پر صبر کرنے والے اور مخلوقِ خدا سے حسنِ سلوک سے پیش آنے والے اہلِ فضل و احسان ہیں اور یہ لوگ محبوبِ بارگاہِ الٰہی ہیں جس کی وجہ سے جلد جنت میں داخل ہوں گے۔

ارشاداتِ نبویؐ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ حساب کتاب کے لئے اکٹھے ہوں گے تو پہلے کچھ لوگ ایسے آئینگے جن کی گردنوں پر تلواریں ہوں گی اور خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے اور جنت کے دروازے پر ان کا ہجوم ہو رہا ہوگا۔ دوسرے لوگ یہ شان دیکھ کر دریافت کریں گے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ اس پر لوگوں کو بتلایا جائے گا کہ یہ لوگ شہید ہیں جو زندہ تھے ان کو رزق دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد اعلان ہوگا — کہ خداوند تعالےٰ پر جن لوگوں کا اجر اور ثواب آتا ہے وہ لوگ اپنا اپنا اجر حاصل کرنے کے لئے جنت میں داخل ہوتے جائیں۔ اس پر ایسے بہت سے لوگ اُٹھ بیٹھیں گے جو لوگوں کا قصور معاف کر دیا کرتے تھے اور جو لوگ ان کے حقوق مار لیا کرتے تھے وہ ان کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ پھر اسی طرح اور بھی اعلان ہوں گے اور اسی قسم کے ہزاروں لوگ جنت میں بے حساب داخل ہوں گے۔

رحمتِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ آج دنیا میں جو انسان

کسی مسلمان کی کوئی مصیبت یا پریشانی دور کرائے گا خداوند تعالیٰ کل قیامت کے دن اس کی مصیبت اور پریشانی دُور فرمائے گا اور جو آج دنیا میں کسی تنگ دست اور تنگ حال سے اس کی تنگ دستی اور تنگ حالی دُور فرمائے گا۔ اور جو انسان اس دنیا میں کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیب پر دنیا اور آخرت میں پردہ ڈالے گا—اور انسان جب تک کسی اپنے مسلمان بھائی کو سہارا دینے میں لگا رہتا ہے خداوند تعالیٰ اس کو سہارا دینے میں لگے رہتے ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی ضرورت میں چلنا دس سال اعتکاف کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور تمہیں معلوم ہے کہ رضاءِ الٰہی کی نیت سے ایک دن کے اعتکاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے تین خندقیں (کھائیاں) جتنا دور فرما دیتے ہیں۔ اور ہر خندق کی لمبائی اتنی ہوتی ہے جتنی کہ آسمان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک—

اسی طرح ایک اور مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری مسجد میں دو مہینہ اعتکاف کرنے سے کسی مسلمان بھائی کی کسی ضرورت میں چلنا زیادہ بہتر ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی اپنے بھائی کے لئے اس کی ضرورت کے لئے نکلا اور اس کو پورا کرکے چھوڑا تو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے ستر ہزار فرشتوں کو مقرر فرما دیتے ہیں کہ وہ اس شخص کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہیں اور اس سلسلہ میں جتنے بھی قدم اٹھتے ہیں ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

آپؐ کا فرمان ہے کہ جو انسان اپنے کسی بھائی کے لئے اس کے کام میں جاتا ہے تو اس کو اپنے گھر سے جانے اور آنے میں ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور ستر گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر اگر اُس نے اس کام کو پار لگا دیا تو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیا جاتا ہے کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے دن پاک ہوا کرتا ہے اور اگر اسی دوران میں موت آ جائے تو بے حساب جنت میں جاتے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانوں کے گھرانوں میں سے کسی گھرانے میں خوشی داخل کریگا اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرکے ہی راضی ہوگا اور جو شخص کسی مظلوم کا حق دلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز پُل صراط پر اس کے پاؤں کو جمائے رکھے گا۔ یعنی پار لگائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کا کام اس لئے کر دیا تاکہ خوش ہو جائے تو اس نے مجھ کو خوش کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے—

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مصیبت کے مارے پریشان حال کی فریاد رسی کی تو اللہ تعالیٰ تہتر بخششیں اُس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیتے ہیں ان میں سے ایک بخشش کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس کا سارا کام درست ہوتا ہے اور بہتر بخششیں اُس کو قیامت کے روز ملیں گی۔

حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ مخلوقِ خدا کی مثال اللہ تعالیٰ کے کنبے جیسی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو مخلوق میں وہی شخص زیادہ پیارا لگتا ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

سید الاولین و الآخرین نے ایک دفعہ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے کے سلسلہ میں بیان کرتے ہوئے بڑی اہمیت کے ساتھ بتایا کہ سنو، متوجہ ہو جاؤ! میں تم لوگوں کو وہ چیز بتلاتا ہوں جس کا درجہ نماز سے زیادہ بڑا ہے، جس کا درجہ رُوزہ سے زیادہ بہتر ہے۔ سنو! وہ چیز یہ ہے کہ جب کبھی دو مسلمانوں میں نااتفاقی اور ناچاقی ہو جایا کرے تو تم لوگ ان کے درمیان صلح کروا دیا کرو۔ تمہارا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری نماز اور روزہ سے زیادہ بہتر شمار ہوگا۔

محترم حضرات! ان اخلاقِ حمیدہ کے ساتھ ساتھ اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے بھی دعا فرماتے رہا کریں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا پچھتر سالہ تجربہ ہے کہ ایمان اللہ کے فضل سے نصیب ہوتا ہے اور اللہ کے فضل ہی سے باقی رہتا ہے۔ میں نے بڑے بڑے علماء اور لوگوں کے ایمان غارت ہوتے ہوئے دیکھے ہیں۔ نیکی اور علم پر غرور و گھمنڈ کرنے سے ایمان کے ختم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ جس طرح پھل لگنے سے درخت کی شاخیں جُھک جاتی ہیں اسی طرح انسان کو نیکی اور علم کا پھل لگنے سے عاجزی و انکساری اختیار کرنی چاہئے اور خوفِ خدا دل میں پیدا کرنا چاہئے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر انسان کے اندر خوفِ خدا ہے تو یہ فرشتوں سے بھی زیادہ افضل ہے۔ اگر اس میں خوفِ خدا نہیں تو اس سے بڑھ کر درندہ، بے حیا اور کمینہ کوئی دوسرا نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خوفِ خدا کی نعمت سے بہرہ ور کرے، صبر و شکر، عفو و درگذر، مسلمانوں سے خیر خواہی اور نیکی کا جذبہ دے اور ہمیں اہلِ فضل و احسان میں محسوب فرمائے اور جنت کا وارث بنائے۔ (آمین)

بقیہ: اداریہ

ایک بار پھر خیر مقدم کرتے ہیں اور اپنے نیک دل، راسخ العقیدہ، فرض شناس اور دیانت کے دھنی وزیر تعلیم سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس سلسلے میں فوری کاروائی فرما کر

قارئینِ خدام الدین
توجّہ فرمائیں

مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں قارئینِ ایجنٹ حضرات سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ خدام الدین کی بہبود کے لئے اپنی تجاویز سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

متعدد حضرات کے جوابات اور تجاویز موصول ہو رہی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں ملک کے کونے کونے سے مشورے آئیں اور ہم انہیں حتی الامکان عملی جامہ پہنائیں۔ دوبارہ استدعا ہے کہ قارئین ایجنٹ حضرات توجہ فرمائیں اور اپنی تجاویز سے فی الفور مطلع فرمائیں تاکہ اس کارِ خیر میں مزید تاخیر نہ ہو۔

(مینیجر)

محمد طفیل صاحب اے سی بہاولپور

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۴)

جدید تعلیم یافتہ طبقہ مذہبی معاملات میں ذرا ذرا سی بات پر رک کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ لیکن آئن سٹائن کے نظریات یا جدید سائنس کی دریافتوں پر متعجب نہیں ہوتا۔ علم الٰہی کے معاملے میں سارے سائنس دان اپنے عجز اور جہالت کے معترف ہیں۔ لیکن وہ ان محدود علم والوں کی بات پر تو فوراً ایمان لے آتے ہیں۔ لیکن اس ہستی کی بات پر جس کے علم کا ایک شمہ بھی ابھی اہل علم کو حاصل نہیں۔ فوراً انکار اور تکرار پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ بات صرف اتنی ہوتی ہے۔ کہ معاملہ ان کی فہم سے بہت بلند ہوتا ہے اور مشاہدہ اور دلیل کے اس مقام تک پہنچنے میں ابھی دیر ہوتی ہے۔ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مذہب جو بتاتا ہے۔ وہ اگرچہ عادت اور موجودہ فہم کے مطابق دشوار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن نظریات سائنس اس کی تردید نہیں کرتے اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ عمل کس سے منسوب ہے تو کوئی دشواری باقی رہنی ہی نہیں چاہئے آپ اگر چاہیں تو ہوا پر سواری نہیں کر سکتے۔ ہوا کو ہاتھ میں نہیں پکڑ سکتے لیکن آلات کی مدد سے ہوا کو پکڑ بھی لیتے ہیں اور اس پر سواری بھی کرتے ہیں۔ ہوا کی طرح موجودہ سائنس کی رو سے روشنی بھی مادی شے ہے جو فوٹون کے ان ذرات کے ملنے سے بنتی ہے۔ جو 186282 میل ثانیہ کی رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ جس جگہ پر یہ پڑتی ہے۔ اس پر اس کا دباؤ بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ اس دباؤ کی پیمائش بھی کی جا چکی ہے۔ اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سورج سے آنے والی شعاعوں کا دباؤ یا RADIATION PRESSURE کل روئے زمین پر تقریباً 160 ٹن ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی ہلکا دباؤ ہے ایک ایکڑ زمین پر صرف 3 ماشہ کے قریب لیکن ہے ضرور۔ جب آپ آج ہوا کو سواری کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اسی قسم کی اگرچہ اس سے بہت ہلکی اور سریع السیر روشنی کو جو اسی کی طرح مادی شے ہے۔ اسی طرح استعمال نہ کر سکیں۔ اگر اس بات کا امکان ہے۔ کہ کل کسی وقت انسان یہ منزل پالے تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے لئے آج سے تیرہ سو سال پہلے یہ ناممکن کیوں تھا۔ وہ تو اس کائنات کا خالق ہے۔ تمام نظام۔ اصول اور قاعدے اسی کے بنائے ہوئے تو ہیں۔ اس کے لئے ان قوانین سے انحراف نہ کرتے ہوئے بھی یہ کیا مشکل ہے کہ سائنس کی کسوٹی پر معراج کا سمجھنا آسان کر دے۔ آج کا سائنس یہ کہہ رہا ہے کہ یوں ہو تو ایسا ممکن ہے۔ اس خاص واقعہ پر ان مفروضات کا اطلاق کرنے میں انہیں کیا امر مانع ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ ان نظریات کے عملی پہلو پر فی الحال قادر نہیں۔ لیکن ان کا یہ عجز خدائے قدوس کے لئے وجہ عجز تو نہیں ہو سکتا۔

نظریہ اضافیت کے سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی چیز تیزی سے سفر کرے تو اس کا حجم کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ روشنی کی رفتار کو پہنچ کر اس کا حجم بالکل ختم ہو جائے گا۔ اور وزن بڑھ کر لامحدود ہو جائے گا۔ اگر یہ نظریہ صحیح ہے تو بھی معاملہ آسان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں جو شے بھی جل رہی تھی بظاہر معدوم ہو کر عالم امکان کی بندشوں سے آزاد ہو جائے گی۔ اور اس کے لئے قطع مسافت میں رفتار کا مسئلہ حائل ہی نہ ہو گا اگر اس موضوع پر مزید غور و فکر کیا جائے۔ تو معراج جسمانی اور روحانی کے مباحث بھی سائنس کی رو سے حل ہو کر رہ جائیں گے۔

سائنس آگے بڑھتا جا رہا ہے۔ تیز رفتاری سے۔ سالہا سال سے ریڈیو اور ٹیلی وژن جاری ہیں ذرا ان پر غور کریں ریڈیو سٹیشن پر ہر ایک آلے کے سامنے سے آواز فضا میں برقی لہروں پر منتشر ہو جاتی ہے۔ اور روشنی کی رفتار سے ہی مسافت طے کرتی ہے۔ اور ساری دنیا میں اور دور فضاؤں میں سنی جا سکتی ہے۔ اسی طرح بجلی کی لہروں کی مدد سے ساکن تصاویر ہزاروں میل کے فاصلے پر بہت عرصے منتقل کی جا رہی ہیں ٹیلی وژن کے کیمرے کے سامنے جو مناظر لائے جاتے ہیں۔ وہ ریڈیو کی آواز کی طرح بجلی کی لہروں میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ریڈیائی لہریں سیدھی نہیں چلتیں بلکہ زمین کی گولائی کے ساتھ گھوم جاتی ہیں اس لئے ریڈیو پروگرام اگر سٹیشن کافی طاقتور ہو۔ تو ساری دنیا میں بیک وقت سنے جا سکتے ہیں۔ اس کے برعکس ٹیلی وژن کی لہریں خط مستقیم میں سفر کرتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کرہ ارض کی گولائی کے ساتھ ہی یہ سطح زمین سے بلند ہو جاتی ہیں۔ اس لئے بلند سے بلند اینٹینا کے ذریعہ بھی وہ ڈھائی سو میل سے زیادہ فاصلے تک زمین کا ساتھ نہیں دے سکتیں اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ یہ لہریں کمزور ہیں اور زیادہ سفر نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ اب یہ تجربات کئے گئے ہیں کہ زمین سے ٹیلیوژن کی لہریں فضا میں تیرتے ہوئے مصنوعی سیاروں پر ڈالی گئیں جہاں سے وہ منعکس ہو کر زمین پر لوٹیں اور پروگرام زمین کے اس تمام حصے میں جہاں سے وہ مصنوعی سیارہ نظر آتا تھا۔ بہت اچھی طرح نظر آئے چنانچہ اب یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ان لہروں کو زمین کی طرف منعکس کرنے والے سیارچوں کا ایک ایسا نظام قائم کر دیا جائے کہ ہر وقت ایک نہ ایک سیارچہ سامنے رہے۔ اور اس طرح ٹیلیوژن پروگرام کو نشر کرنے کے لئے بے شمار ریلے سٹیشنوں کی ضرورت نہ رہے۔ اس بحث سے ایک بات سامنے آئی۔ کہ انسانی کوششوں سے یہ معلوم ہو چکا ہے

کہ آواز اور تصاویر یا مناظر بجلی کی لہروں میں منتقل ہوجاتیں اور دور دراز فاصلوں پر جہاں بھی ایک مخصوص آلہ موجود ہو یہ لہریں اپنی اصلی صورت میں سامنے آجاتیں۔ چنانچہ ان کامیابیوں کے بعد سائنس دان یہ دعوے کرنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ایٹم کے کچھ راز بے نقاب ہوجانے کے بعد یہ بالکل ممکن ہوگیا ہے کہ کسی بھی ٹھوس جسم کو بجلی کی لہروں میں منتقل کردیا جائے اور جس مقام پر اس کا بھیجنا مطلوب ہو۔ وہاں کے آلات اس کو موج برق سے پھر اصلی صورت میں لے آئیں۔ اگرچہ یہ خیال ابھی تک عملی جامہ نہیں پہن سکا لیکن وہ دن دور معلوم نہیں ہوتا جب انسان برقی لہروں کے ذریعہ اشیاء کی ترسیل کے قابل ہو جائے گا۔ اور عین ممکن ہے کہ کبھی یہ نوبت بھی آجائے کہ ہماری اولاد یا ان کی اولاد اسی ذریعہ سے سفر بھی کرنے لگے۔ اگر انسان کے محدود دماغ کی رسائی ان بلندیوں تک ہوسکتی ہے تو انسان اور اس کی عقل کے خالق اور ان تمام طاقتوں اور اصولوں کے پیدا کرنے والے کو کیوں اس قدر مجبور اور بے بس تصور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انسان کا سا کارنامہ بھی انجام نہ دے سکے ظاہر ہے کہ انسان کبھی خدائی طاقت یا علم کو نہیں پہنچ سکتا۔ اس بارے میں مقابلہ کا سوال کبھی پیدا ہو ہی نہیں سکتا جو لوگ محض اندھی اور عقل اور علم سے بے بہرہ قدرت (نیچر) پر اعتقاد رکھتے ہیں ان کے لئے ایک سائنس دان مہندس نے کیا خوب بات کہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ آپ اپنی جیب میں دس روپے ڈال لیں۔ اس طرح کہ ہر سکہ پر ایک نمبر لکھ دیں۔ جیسے ایک دو تین پھر جیب کے اندر دیکھے بغیر ہاتھ ڈال کر یہ کوشش کریں کہ آپ ان سکوں میں سے ایک ایک سکہ نکالیں۔ تو پہلی دفعہ نمبر ایک والا روپیہ دوسری دفعہ نمبر۲ والا اور تیسری دفعہ نمبر۳ والا روپیہ ہی نکلے۔ علیٰ ہذا۔ ظاہر ہے کہ یہ بات تقریباً ناممکن ہے اور حساب کی رو سے ایک کھرب میں ایک چانس ہے کہ آپ دسوں سکے بالترتیب نکال سکیں۔ جب علم، فہم، ارادہ اور طاقت وعمل رکھتے ہوئے اتنا ذرا سا کام بغیر دیکھے نہیں کرسکتے تو آپ اس تمام نظام کے متعلق جس میں کوئی بے ترتیبی بے نظمی نہیں پائی جاتی۔ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب کچھ اتفاقیہ ہے۔ اور سب بغیر کسی بالا دست طاقت کے بلا ارادہ اور بہت ہی دقیق فہم اور موثر کارسازی کے بغیر ہی ہو رہا ہے۔ یقیناً ایک بہت بڑی طاقت بہت ہی عظیم ذات اس تمام نظام کائنات کو اپنی منشاء اور ارادے کے مطابق چلا رہی ہے۔ اس کے بغیر یہ نظم و ترتیب یہ حُسن اور یہ رنگ و بو ممکن ہی نہیں اور جب یہ ایسا ہے۔ تو اے صاحب بصیرت پھر اس خالق کل کے لئے کونسی بات مشکل ہے۔ وآخر دعوانا ولحمد للہ رب العالمین۔

(سطور بالا میں جو کچھ عرض کیا گیا ہے یہ حرف آخر ہے نہ ہی اس سلسلہ کا مکمل اظہار۔ صاحبان علم و فن اس موضوع پر بہت زیادہ روشنی ڈال سکتے ہیں اپنی بالکل ہی ناقص فہم اور علمی بے مائگی کے باوجود یہ چند باتیں ظاہر کرنے کی جرائت اہل علم کو اس طرف توجہ کرنے کی دعوت ہے۔ کہیں کسی جگہ پڑھا تھا کہ کسی محفل پر ایک اچھا گویا موجود تھا۔ لیکن لوگوں کے کہنے سننے پر وہ اُنہیں کچھ سنانے پر آمادہ ہوا۔ چنانچہ کچھ دیر بعد مجھ ایسے ایک جاہل کندۂ ناتراش نے انتہائی بے ہنگم سروں میں ایک گیت شروع کردیا۔ موسیقار نے کچھ دیر تو صبر کیا۔ لیکن گانے والے کی بھونڈی آواز اور فنی غلطیوں کو زیادہ دیر برداشت نہ کرسکا اور اس کو روک کر اس نے لحن داؤدی میں وہ زمزمہ چھیڑا کہ درو دیوار وجد میں آگئے۔ اس کوشش ناتمام کو وہی بے سری کوشش سمجھ لیجئے۔ خدا کرے میری یہ حقیر کوشش کسی عالمانہ مقالہ کی محرک ثابت ہو۔ والسلام

بقیہ صفحہ ۹ سے آگے

کے خلاف اگر بھڑنا پڑے تو شیر ببر کی طرح سینہ سپر ہو جاؤ۔ اور ان ممسوخ زائغین کے فریب میں مت آؤ جو تم کو پھر اسی غار کے اندر دھکیلنا چاہتے ہیں۔ جس سے نکلنے کے لئے تحریک پاکستان کے وقت سے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ لامذہبوں اور نفس پرستوں کی اندھی تقلید کچھ قابل فخر نہیں خدائی نظام کا احیاء تاریخ میں تمہارا نام روشن کرے گا۔ اور اللہ و رسولؐ کے سامنے سرخرو بنائے گا۔ یاد رکھو! کہ خدا کا دیا ہوا یہ موقع بھی اگر ہاتھ سے کھو دیا تو دنیا و آخرت دونوں کی تباہی سے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔

ع من آنچہ شرط بلاغ است با تو مے گویم
تو خواہ از سخنم پند گیر یا کہ ملال

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ پ۲۴ ع ۱۰

ترجمہ۔ سو آگے یاد کرو گے جو میں تمہیں کہتا ہوں اور میں اپنا کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ کی نگاہ میں سب بندے ہیں۔

اے اللہ! تو عالم اسلام کو توفیق مرحمت فرما کہ وہ سب اس طرح یکدل و یک جان ہوکر تیرے کلمہ کو بلند کریں کہ اُن میں سے ایک کی جنگ دوسرے کی جنگ اور ایک کی صلح دوسرے کی صلح ہو، اے اللہ! پاکستان کو قوۃ و استحکام عطا فرما اور اسے ابھارنے، سنوارنے اور نکھارنے کے کام میں ہماری مدد کر (آمین ثم آمین)

اپیل

برادران اسلام! آپ خوب اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ انگریز بدبخت نے امت میں سے دینی روح کو ختم کرنے کے لئے کیا کچھ نہیں کیا۔ صرف سکول و کالج کی تعلیم ہی کو لے لیجئے جس میں دین کا نام و نشان تک نہیں۔ اس لئے دین کو اپنے اصلی حالت پر رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دینی مدرسوں کی دل کھول کر اعانت کریں اور اللہ کے ہاں اجر عظیم کے مستحق بنیں تمام بھائیوں سے عموماً اور چنیوٹ کے حضرات سے خصوصاً اپیل کی جاتی ہے۔ کہ مدارس دینیہ مثلاً جامعہ عربیہ مدرسہ احیاء العلوم، جامعہ مدنیہ، مدرسہ اشرف العلوم، فتح العلوم، مدرسہ رحمانیہ، مدرسہ تعلیم الاسلام، مدرسہ دارالرحمت چوکی روڈ، مدرسہ حفظ القرآن نزد مسوہسپتال فیض العلوم محلہ ترکھاناں کی جہاں تک ہوسکے امداد کریں (ناظم مدرسہ دارالرحمت چوکی پولیس چنیوٹ)

اقتباسات از خطبۂ صدارت منعقدہ ڈھاکہ، دس فروری ۱۹۴۹ء مع چند ترمیمات

مسلمانوں پر عالمگیر مصائب اور ان کا علاج

از شیخ الاسلام پاکستان مولانا شبیر احمد عثمانی

مرسلہ۔ ایم عبد الرحمٰن لدھیانوی شیخوپورہ۔

(۲)

پوری دُنیا کی نجات و امن کا راستہ

جو مملکت اپنے آئینی دائرہ میں ان پاک اور اہم ترین مقاصد کی بنیادوں پر قائم ہوگی وہ اللہ کی مدد اور ملت اسلامیہ کی عملی مواخاۃ سے ہر باطل کی سرکوبی کرسکے گی اور انشا اللہ اس دنیا میں عام امن و انصاف اور خوشحالی و فارغ البالی کا علم بُلند کرے گی۔

اگر مملکت پاکستان اس نہج اور ان بنیادوں پر حکمرانی کرے تو وہ دنیا کی بہترین قابل تقلید حکومت ہوگی۔ اور ایسی ہی حکومت حقیقی معنی میں اسلامی حکومت کے لقب کی مستحق ٹھیرے گی۔ گو اس کے بعد بھی جاہ و اقتدار کی ہوسناکیاں اور شدید ترین عداوت وعناد کے جذبات جو اسلام کی طرف منسوب ہونے والی ہر چیز کے متعلق غیر مسلم اقوام کے دلوں میں صدیوں سے پرورش پاتے چلے آرہے ہیں۔ دُنیا کو چین سے نہ بیٹھنے دیں گے اور تمام کافرانہ طاقتیں ملت واحدہ بن کر بہت جلد ایسی صالح سلطنت کے مقابلہ میں بھی محاذ جنگ قائم کریں گی تاہم میں یقین رکھتا ہوں کہ بہت ہی سخت جھٹکوں اور زلزلوں کے بعد جن سے ابھی دنیا کو ایک نا قابل تصور اندازہ تک دو چار ہونا باقی ہے ایک وقت ضرور آئے گا کہ ساری دنیا ایک ہی نظام سلطنت میں منسلک ہوکر رہے گی۔ اور یہ اُس وقت ہوگا۔ جب دنیا سکون و امن کی تلاش میں ہر طرح کی ٹھوکریں کھاکر اور ہر طرف سے ملک کو اس ملک کے اصلی مالک اور حقیقی حاکم کی طرف رجوع ہوگی اُس وقت وہ اپنے اگلے پچھلے افکار و خیالات کا از سر نو جائزہ لینے پر مجبور ہو جائے گی۔ وہ جن چیزوں کو دقیانوسی سمجھ کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ چکی تھی۔ پھر اپنی تازہ ترین ترقیات اور نئے سامانوں کی روشنی میں انہیں پر باسلوب جدید غور کرنے کے لئے تیار ہو بیٹھے گی فاطر حقیقی کی غیبی تائید اور شاید کسی فوق العادت روحانی ذریعہ سے دنیا کے بڑے بڑے سمجھدار ذی اثر لیڈروں کے سامنے فطرت انسانی کے صحیح اصول اور عقل سلیم کے سچے تقاضے بے نقاب ہوجائیں گے وہ انہیں علیٰ وجہ البصیرت سمجھ کر قبول کرلیں گے اور بہت سے لوگ عام حالات کے دباؤ اور قوی التاثیر ماحول کے اثرات سے اُن کے ماننے پر مجبور ہو جائیں گے۔

اُس وقت دنیا میں ایک ہی دین (دین فطرت) رہے گا۔ جس کی ذرا سی جھلک برنارڈ شا کو مستقبل میں نظر آرہی ہے۔ ساری دنیا ایک ملت بن جائے گی زمین کے سب باشندے ایک عادلانہ نظام حکومت میں شریک ہوں گے۔ افلاس و بدحالی کا نشان باقی نہیں رہے گا خیرات کرنے والے مال لے کر باہر نکلیں گے مگر کوئی نہیں ملے گا۔ جو اُسے قبول کرے۔ دنیا خوشی۔ نیکی اور انصاف سے بھر جائے گی۔ مگر یوں کہیئے کہ ایک طرح کی جنت میں تبدیل ہو جائے گی۔ اُس وقت آفرینش عالم کی اصلی غرض و غایت ہر جہت سے پوری ہوگی۔ اور لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّٰهِ پ ع کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔

یہ محض کوئی خیال آرائی اور شاعرانہ تخیلات نہیں بلکہ یہ دنیا کا اٹل مستقبل ہے۔ جسے کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ مبارک ہیں وہ خوش نصیب بندے جو ایسے پاک و درخشاں مستقبل کے لانے میں کم و بیش اپنا کوئی حصہ لگائیں اور بد بخت ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے مقابلہ کے لئے ابھی سے کمر ہمت باندھ رکھی ہے۔

خوب سمجھ لیجئے! آج کا مسئلہ مُلّا اور مسٹر کا مسئلہ نہیں، نہ یہ جدت اور قدامت کی کُشتی ہے نہ دیوبند اور علی گڑھ کا اکھاڑہ ہے۔ یہ تو خدا کے بندوں کے لئے سخت ترین آزمائش کی گھڑی ہے کہ وہ اللہ کے دئے ہوئے اس نادر موقعہ سے کیا فائدہ اٹھاتے ہیں؟ اور پونے چودہ سو برس کے بعد کس عزم و ہمت سے دنیا میں قرآنی آئین اور اسلام کے فطری اصولوں کے دوبارہ زندہ اور نافذ کرنے کے لئے کمر ہمت باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ پ۲۶ ع ۵

ترجمہ۔ اگر تم اللہ کی مدد کروگے۔ تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے پاؤں جما دے گا۔

(علماء سے خطاب) اے حضرات علمائے کرام! یہ آپ کا کام ہے۔ کہ اسلام کی خاطر اپنے چھوٹے چھوٹے اختلافات سے کنارہ کش ہوکر مسلم قوم کو سنبھالنے اور سنوارنے کے لئے اتحاد و یک جہتی کے ساتھ ہمت باندھ کر کھڑے ہوجاؤ اور قوم کو اس قابل بنا دو۔ کہ وہ نظام شریعت کو اپنا نظام زندگی بنالے تعطل، جمود اور کسل و بطالت کو چھوڑ دو عمل صالح کے ہر میدان میں نکلو! خدا تمہاری مدد کرے گا۔

قُلْ اِنَّمَا اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى پ۲۲ ع ۱۲

ترجمہ۔ تو کہدے میں تو ایک ہی نصیحت تم کو کرتا ہوں کہ اللہ کے نام پر اُٹھ کھڑے ہو دو دو اور ایک ایک

قومی نوجوانوں سے خطاب

میرے نوجوانو! وقت ہے کہ تم ہمت اور اُولوالعزمی دکھاؤ اور دریائے الحاد کے دھارے

(باقی ص ۸ پر)

ھدایت دی راہ

ترجمہ و تفسیر:- حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی ضبط و تحریر:- جناب محمد عثمان غنی بی اے

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی نے ۲۰ اکتوبر کے روز پونے چھ بجے شام ریڈیو پاکستان لاہور کے پنجابی زبان کے پروگرام جمہور دی آواز میں جو تقریر نشر فرمائی وہ افادہ عام کے لئے شائع کی جاتی ہے۔

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ امابعد
فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَ اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ ط وَ فِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ○ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَیْنٰکُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِہٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ (صدق اللہ العلی العظیم) البقرہ ۴۹ تا ۵۲)

ایہناں آیتاں دا ترجمہ ایہہ وے:-

وَ اِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ (اتے اوہ ویلا یاد کرو) جدوں اساں تہانوں فرعون کولوں چھٹکارا دِتا۔ یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ۔ اوہ تہانوں ڈاڈھا دُکھ دیندے سن۔ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ تہاڈے پتراں نوں ذبح کر دیندے سن۔ وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ ط تے تہاڈیاں دھیاں نوں زندہ رکھدے سن۔ وَ فِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ○ تے ایہدے وچ تہاڈے پروردگار دی طرفوں وڈی آزمائش سی۔ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ ۔ تے جدوں اساں تہاڈے واسطے سمندر نوں پاڑ دِتا۔ فَاَنْجَیْنٰکُمْ تے تہانوں بچا لیا۔ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اتے فرعون تے اوہدے لشکر نوں تہاڈیاں اکھاں دے سامنے غرق کیتا۔ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓی تے جدوں اساں موسیٰ علیہ السلام نال وعدہ کیتا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً چالی راتاں دا۔ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ فیر تساں وچھے نوں (معبود) بنا لیا۔ مِنْۢ بَعْدِہٖ اوس دے پچھے وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ تے تسی بڑے ظالم ساو۔ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ ۔ فیر اساں تہانوں معاف کر دِتا۔ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ بعد ایس دے لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○ تاں جے تسی شکر گذار بن جاؤ۔

ہن تسی خاص خاص لفظاں دی تشریح سن لو۔

اِذْ:- عربی گرامر دی رو نال اِذْ ظرف زمان اے۔ تے کسے گذرے ہوئے واقعے دی یاد دلان دے واسطے آوندا اے۔ جس طرح اذا کسے آون والے واقعے دے واسطے استعمال ہوندا اے۔ تے بعضیاں عالماں نے اِذْ کولوں پہلے اُذْکُرُوْا بیان کیتا اے۔ ہن ایہدا مطلب ایہہ ہویا کہ تسی یاد کرو اوس ویلے نوں، تاریخ عالم دے اوس زمانے نوں۔

اٰلِ فِرْعَوْنَ: عربی زبان وچ آل اور اَھل دونویں قریب قریب اکو ای معنے وچ استعمال ہوندے نیں۔ مطلب اوہدا اے اہل و عیال، پیروکار، اک مذہب تے اک نسب والے، کنبے تے گھر والے۔

فِرْعَوْن: فرعون کسے بادشاہ دا ذاتی ناں نہیں۔ بلکہ اے اگلیاں وقتاں وچ مصر دے بادشاہاں دا عام لقب ہوندا سی۔ جس طراں ایہہ کل تک جرمنی دے بادشاہاں نوں قیصر تے روس دے بادشاہاں نوں زار۔ تے ترکاں دے حاکم نوں سلطان کہندے سن۔

ہُن تسی ایہناں آیتاں دی تفسیر سنو:-

حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام دے زمانے توں پہلے دور نوں صابئیت دا دور قرار دِتا جاندا اے۔ حضرت ابراہیمؑ دعوتِ توحید دے علمبردار بن کے دنیا وچ مبعوث ہوئے۔ اور اوہناں دے بعد نبوت اوہناں دے خاندان وچ خاص کر دِتی گئی۔ چنانچہ بقول امام ولی اللہ دہلویؒ حنیفی ادیان ترے نیں:-

(۱) یہودیت (۲) عیسائیت (۳) اسلام۔

ایہناں تِناں مذہباں دے پیروکار حضرت ابراہیم جیسے مُوَحِّدِ اعظم تے اولوالعزم پیغمبر نوں نہ صرف اپنا جدِ اعلیٰ ہی من دے نیں بلکہ اپنے دین تے مذہب دا بانی مبانی وی اوہناں نوں ہی تسلیم کر دے نیں۔

حضرت ابراہیمؑ دے بعد حضرت یعقوبؑ تک اوہناں دی اولاد کنعان دے وچ آباد رہی۔ فیر بھراواں دے حسد اور بُغض دی وجہ نال حضرت یوسفؑ غلام بن کے وِکدے وکاندے مصر آ نکلے۔ تے ایتھے اللہ نے اوہناں نوں بادشاہت دا عروج بخشیا۔ جدوں اوس علاقے وچ اک وڈا قحط پیا تے حضرت یعقوبؑ تے اوہناں دی اولاد وی مصر وچ آ گئی تے کئی سو برساں دے وچ اوہ لکھاں دی تعداد وچ ہو گئی۔

شروع شروع وچ تے اوہناں دی خوب آؤ بھگت ہوئی پر چوکھا چِر گذرن نال مصر دیاں حاکماں تے ایہناں دے وچ ٹھن گئی۔ جِدھے نتیجے وچ مصر دے فرعون نوں ایہہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ چونکہ ایہہ اک بڑی تعداد وچ ہو گئے نیں، تے کل نوں ایہہ نہ ہووے کہ ایہو ای مصر دے سیاہ و سفید دے مالک بن بیٹھن۔ چنانچہ ایس خیال نال فرعون نے ایہناں نوں تکلیفاں دینیاں شروع کر دتیاں۔ فرعون تے اوہدی قوم نے اسرائیلیاں کولوں بیگار لینی شروع کیتی۔ زور زبردستی کھیتاں وچ کم کراندے تے اوہناں دا حق نہ ادا کر دے۔ اپنیاں تعمیرات وچ ایہناں کولوں مختلف قسم دیاں خدمتاں لیندے تے ایہناں نوں

ایہناں دی مزدوری ادا کرن توں سخت جی چراندے - ایتھوں تک کہ نجومیاں نے پیشین گوئیاں شروع کر دتیاں کہ ایس حکومت دا تختہ کسے اسرائیلی دے ہتھوں اُلٹے گا اور ایہو گل فرعون نے اپنی خواب وچ ویکھی۔ چنانچہ ایہدے توڑ وچ فرعون نے اپنی قوم نوں تاکید کر دتی

کہ جس اسرائیلی دے گھر بیٹا پیدا ہووے اوہنوں مروا دیو یا دریا برد کرا دیو۔ تے اوہناں دیاں لڑکیاں نوں بے شک زندہ چھڈ دیو تاں جے خدمت دی عمر نوں پہنچ کے اوہ ایہناں دے گھراں دے کم کاج تے دیکھ بھال کرن۔

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اے کہ اوہ وقت وی یاد کرو جدوں اساں تہاڈے تے بڑے بڑے انعامات تے احسانات کیتے۔ تہاڈے وچ بڑے بڑے نبی بھیجے۔ وڈے وڈے بادشاہ پیدا کیتے تے ایس دے علاوہ وی ہزاراں احسانات کیتے جنہاں وچوں اک وڈا احسان ایہہ وی سی کہ فرعون تے اوہدے لاؤ لشکر توں تنگ آ کے یہودیاں دے بعض خانداناں نے چوری چھپی اپنے آبائی وطن توں کوچ کرنا شروع کیتا۔ تے سب توں وڈا جتھہ حضرت موسےٰؑ دی سرکردگی وچ ایس سرزمین توں نجات پان واسطے نکل کھلوتا۔ تے اوتھے شام اور فلسطین دی طرف جان دا ارادہ کیتا تے پچھے چوری راتو رات ایہہ اپنے مقصد نوں حاصل کرن واسطے نکل پئے۔

اوہ زمانہ سڑکاں تے اوہناں دیاں ریلاں تے لیمپ لالٹیناں دا نئیں سی تے رات دے انھیرے وچ ایہہ وچارے رستہ بھل گئے۔ بجائے ایس دے کہ ایہہ شمال دی طرف کجھ اگے ودھ کے مشرق دی طرف نوں مڑدے ایہہ پہلے ای ایدھر نوں گھم گئے۔ ایتنے وچ فرعون نوں اوہدی سی۔ آئی۔ ڈی نے خبر پہنچا دتی تے اوہ اپنے لشکر دی کمان کردا ہویا بڑی تیزی نال ایہناں دی طرف چل پیا۔

ہُن ایہہ جیہی اوکڑ وچ ایہہ پھس گئے کہ مشرق دی طرف تے سمندر سی تے بچے کھچے پہاڑیاں سن۔ تے ایہناں دے پچھوں مصری لاؤ لشکر بڑی تیزی نال ودھیا چلیا آ رہیا سی۔ قرآن حکیم نے آپنیاں ایہناں آیتاں وچ اوہناں تاریخی حقیقتاں دا ذکر کیتا اے تے تورات وچ وی ایس واقعے دا ذکر قریب قریب ایسے طرح موجود اے۔ تے جدید ترین تحقیقات دے مطابق اثریات تے کھنڈرات دیاں ماہراں نے ایہنوں پندرھویں صدی قبل مسیح دا زمانہ قرار دِتا اے۔ تے بعض تحقیق کرن والیاں نے سن مقرر کرن دی وی کوشش کیتی اے چنانچہ ایہناں دے خیال دے مطابق ایہہ ۱۴۴۷ ق م دا واقعہ اے۔

ہُن تسی ایہناں آیتاں دی طرف خاص طور تے دھیان دیو۔ وَ اِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ يَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَ فِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

یعنی اساں تہانوں ظالم فرعون تے اوہدے لاؤ لشکر توں نجات دِتی جہڑے تہانوں بڑیاں تکلیفاں دیندے سن — تہاڈیاں پتراں نوں ذبح کر دیندے سن تہاڈیاں انجانیاں نے چھوریاں نوں زندہ چھڈ دیندے سن اور ایہدے وچ پروردگار دی طرفوں وڈی آزمائش سی۔

اگے فرمایا۔ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝ تے جدوں اساں تہاڈے لئی دریا نوں چیر دِتا، فیر تہانوں تے ڈبن تو بچا لیا، تے فرعون تے اوہدے لاؤ لشکر نوں تہاڈیاں ویکھدیاں اکھاں ڈوب دِتا۔

خلاصہ ایہہ وے کہ بحیرہ قلزم دے شمالی کنارے تے بنی اسرائیل کھلوتے سن اگے سمندر سی تے پچھے فرعون دا لشکر۔ تے ایس اوکھے ویلے اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام نوں حکم دِتا کہ اوہ اپنے سوٹے نوں سمندر تے مارن۔ موسیٰؑ دا سوٹے نوں مارنا سی تے اللہ دی قدرت نال اوہ پانی خشک ہو گیا۔ بنی اسرائیل بڑے اطمینان نال پار ہو گئے۔ اوہناں دی دیکھا ویکھی فرعون وی اپنے کل لشکر سمیت سمندر وچ وڑ گیا۔ جدوں وچ منجدھار دے پہنچیا تے آسے پاسے پانی فیر ٹھاٹھاں مارن لگ پیا تے اللہ تعالےٰ نے اوس دور دے بدترین ٹولے نوں غرق کر دِتا۔ اتے اللہ دی قدرت دا ایہہ مشاہدہ بنی اسرائیل نے بڑی خوشی دے نال ویکھیا۔ یعنی اوہ بد فطرت قوم جنہاں نے انساناں نوں تاریخ دی بدترین غلامی وچ مبتلا کیتا اج اپنی بےبسی تے بے کسی نال وچ دریا دے چیکاں مار رہی سی۔ مگر جگدے وسدے جہان وچوں کوئی وی اوہناں دی مدد نوں نہ پہنچ سکیا۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۝ (الدخان ع ۲۹) پس نہ رویا آسمان تے نہ روئی زمین اوہناں دے اُتے۔

فیر فرمایا۔ وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

جدوں بنی اسرائیل فرعونیاں کولوں نجات پا کے اگے ودھے تے ہُن اوہ اک آزاد قوم سن جنہاں دے واسطے قانون تے دستورالعمل دی ضرورت سی ورنہ ضابطہ نہ ہون دی وجہ نال اندیشہ سی کہ اوہناں دے خیالات دے وچ انتشار نہ پھیل جائے ایس لئی اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام نوں حکم دِتا کہ کوہ طور تے آ کے چالیاں راتاں دا اعتکاف کرو۔ اللہ تعالےٰ دا قانون وی ایہو ای اے کہ چالیاں دناں دے ذکر فکر دے بعد روحانی کمالات دا دروازہ کھل جاندا اے۔ اللہ والے ایسے واسطے چِلّہ کشی کردے نیں۔ تاں جے بندہ انسانی نجاستاں توں پاک ہو کے اللہ تعالےٰ دیاں عنایتاں اور رحمتاں دا مرکز بن سکے۔ ایس میدان دے ہر راہی دے واسطے ضروری اے کہ دنیا تے دنیا دیاں لوکاں کولوں کامل تنہائی اختیار کرے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وی کئی کئی رات وچ غارِ حرا دے وچ اعتکاف فرماندے سن۔

حضرت موسیٰؑ تے کوہ طور اُتے اللہ دی یاد وچ مصروف سن تے اوہناں دی غیر موجودگی وچ بنی اسرائیل نے سونے

چاندی دا وچھا پوجنا شروع کر دتا۔
اوہدیاں کئی وجہاں ہو سکدیاں نیں:۔
پہلی ایہہ کہ ایہہ لوگ قریب قریب چار سو سال تک مصر وچ رہے تے مصری گاں دی پوجا کردے سن تے بنی اسرائیل وی اوہناں دی ویکھا ویکھی گاں دی پوجا وچ مبتلا ہو گئے۔ ایہہ اوہناں دی صحبت تے ہم نشینی دا اثر سی۔

دوجی ایہہ کہ بنی اسرائیل عرصے توں مصریاں دی غلامی وچ زندگی بسر کردے سن تے فرعون نے تمام وڈے وڈے عہدے اپنی قوم واسطے خاص کر لئے سن تے تمام رذیل تے ذلیل پیشے بنی اسرائیل دے واسطے مخصوص کر چھڈے سن۔ جدھے نال ایہناں دی آمدنی دے ذرائع بند ہو گئے تے جو کجھ تھوڑا بہت ایہناں نوں ملدا سی اوہ ایہناں دی ضرورت واسطے کافی نہیں سی ہوندا۔ تے ایسے واسطے ایہناں نوں دولت نال محبت ہو گئی۔ تے ایہہ ہر غلام تے محکوم قوم دا خاصا اے کہ اوہنوں دولت نال محبت ہو جاندی۔ شاعر مشرق علامہ اقبال نے کئی پتے دی گل کئی اے ؎

جو تھا ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

بنی اسرائیل ہن آزاد ہو چکے سن ہن اوہناں تے کسے غیر دی حکومت نہیں سی لیکن غلامی دے اثرات ہُن تک اوہناں دے دل تے طاری سن۔ جس ویلے ایہناں نے سونے تے چاندی دا وچھا ویکھیا اوسے ویلے سجدے وچ ڈگ پئے۔ جدوں کوئی قوم ترقی دیاں منزلاں طے کرن لگدی اے تے قانون نہ ہون دی شکل وچ اوہناں کولوں دو قسم دیاں غلطیاں ہو جاندیاں نیں (۱) افراط (۲) تفریط۔

افراط دا مطلب ایہہ وے کہ روحانیت دے وچ جائز حداں توں نکل جانا۔ جیویں نصاریٰ نے حضرت عیسیٰؑ نوں اللہ دا بیٹا بنایا۔

تفریط دا مطلب ایہہ دے کہ مادیت وچ بہت دور نکل جانا۔ مثلاً یہودیاں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دی جو تاریخ مرتب کیتی اے اوہ ایس دی بہترین مثال اے۔

ایہو ای اوہ اصولی غلطیاں نیں جنہاں توں خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک دی اک سو چودہ سورتاں وچوں سب توں پہلی سورت دے آخیر وچ مسلماناں نوں پناہ منگن دا حکم دتا اے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

یہودی تفریط دی وجہ نال ہلاک ہوئے کیونکہ اوہناں نے سرے توں ہی حضرت مسیح علیہ السلام نوں نبی منن توں انکار ہی کر دتا اور عیسائی افراط دے وچ مبتلا نیں کہ اک بشر حضرت مسیح علیہ السلام نوں اپنا خدا بنا دتا۔ (نعوذ باللہ)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

بقیہ: حضرت آدم علیہ السلام

اسی سبب سے لکھا ہم نے بنی اسرائیل پر کہ جو کوئی قتل کرے ایک جان کو بلا عوض جان کے یا بغیر فساد کرنے کے ملک میں تو گویا قتل کر ڈالا اس نے سب لوگوں کو اور جس نے زندہ رکھا ایک جان کو تو گویا زندہ کر دیا سب لوگوں کو۔

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کی ہے:۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلماً الا کان علی ابن آدم الاول کفل من دمها لانه کان اول من سن القتل (مسند احمد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں جب بھی کوئی ظلم سے قتل ہوتا ہے تو اس کا گناہ حضرت آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) کی گردن پر ضرور ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے ظالمانہ قتل کی ابتدا کی اور یہ ناپاک سنت جاری کی۔

دمشق کے شمال میں جبل قاسیون پر ایک زیارت گاہ بنی ہوئی ہے جو مقتل ہابیل کے نام سے مشہور ہے اور اس کے متعلق ابن عساکرؒ نے احمد بن کثیر کے تذکرہ میں ان کا ایک خواب بھی نقل کیا ہے جس میں مذکور ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، اور آپؐ کے ساتھ ہابیل بھی تھے۔ ہابیل نے بقسم کہا کہ میرا مقتل یہی ہے اور آپؐ نے ان کے قول کی تصدیق فرمائی۔ بہرحال یہ خواب ہی کی باتیں ہیں۔ اور خواب کے سچے ہونے کے باوجود بھی اس سے کوئی شرعی یا تاریخی حکم ثابت نہیں ہو سکتا۔

مقام عبرت

سورۂ مائدہ کی بیان کردہ آخری آیت اور مسطورۂ بالا حدیث ہم پر یہ حقیقت آشکارا کرتی ہے کہ انسان کو اپنی زندگی میں ہرگز کسی گناہ کی ایجاد نہ کرنی چاہئے تاکہ وہ کل کو بدکاروں اور ظالموں کے لئے ایک نئے حربہ کا کام نہ دے ورنہ نتیجہ یہ ہوگا کہ کائنات میں جو شخص بھی آئندہ اس "بدعت" کا اقدام کرے گا تو بانیٔ بدعت بھی برابر اُس گناہ کا حصہ دار بنتا رہے گا اور موجد ہونے کی وجہ سے ابدی ذلت و خسران کا مستحق ٹھہرے گا۔ گناہ بہرحال گناہ ہے لیکن گناہ کی ایجاد موجد کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کا وبال سر سے باندھ دیتی ہے۔

۲- ہابیل خدائے تعالیٰ کا مقبول بندہ تھا اور قابیل بارگاہِ الٰہی کا راندہ ہوا۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ہابیل کے پاک جسم کی توہین نہ ہو اور نسل آدمؑ کی کرامت و بزرگی قائم رکھنے کے لئے بعد مُردن "تدفین" کی سنت قائم ہو جائے۔ اور تقاضائے انصاف تھا کہ قابیل کی اس کمینہ حرکت پر اس کو دنیا میں بھی ذلیل کیا جائے، اور اس قابل بنا دیا جائے کہ خود اس کو اپنی بے مائگی، عقل و دانش اور کمینگی کا احساس ہو جائے۔ اس لئے نہ اس کو الہام بخشا گیا اور نہ اس کمینہ حرکت کو چھپانے کے لئے عقل کی روشنی عطا کی گئی بلکہ ایک ایسے حیوان کو اس کا رہنما بنایا گیا جو عیاری و مکاری میں طاق اور دنائتِ طبع میں ضرب المثل ہے۔ اور آخرکار قابیل کو یہ کہتے ہی بنا۔

يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ ۴

۴- مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ۔ ترجمہ: ہائے افسوس! کیا میں ایسا گیا گزرا ہو گیا کہ اس کوّے جیسا بھی نہ بن سکا۔

مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی

حضرت آدم علیہ السلام

(۱۰)

قابیل و ہابیل

ان دونوں کا واقعہ بھی چونکہ حضرت آدم (علیہ السلام) کے واقعہ کا ایک حصہ ہے اس لئے یہاں قابل ذکر ہے۔

قرآن عزیز نے حضرت آدمؑ کے ان دونوں صاحبزادوں کا نام ذکر نہیں کیا صرف "بنی آدم" "آدمؑ کے دو بیٹے" کہہ کر مجمل چھوڑ دیا ہے۔ البتہ توراۃ میں ان کے یہی نام بیان کئے گئے ہیں جو عنوان میں درج ہیں۔ ان کے واقعہ کے متعلق حافظ حدیث عماد الدین ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں سُدّی سے سند کے ساتھ ایک روایت نقل کی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) اور بعض دوسرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے منقول ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے:۔

دنیائے انسانی میں اضافہ کے لئے حضرت آدمؑ کا یہ دستور تھا کہ حوا سے توام (جوڑیا) پیدا ہونے والے لڑکے اور لڑکی کا عقد دوسرے پیٹ سے پیدا ہونے والے توام بچوں کے ساتھ کر دیا کرتے تھے۔ اسی دستور کے مطابق قابیل اور ہابیل کی شادی کا معاملہ پیش تھا۔ قابیل عمر میں بڑا تھا اور اس کی ہمشیر ہابیل کی ہمشیر سے زیادہ حسین و خوبرو تھی۔ اس لئے قابیل کو یہ انتہائی ناگوار تھا کہ دستور کے مطابق ہابیل کی ہمشیر سے اُس کی شادی ہو اور ہابیل کی اُس کی ہمشیر سے۔ معاملہ کو ختم کرنے کے لئے حضرت آدمؑ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں اپنی اپنی قربانی حقتعالیٰ کی جناب میں پیش کریں جس کی قربانی منظور ہو جائے وہی اپنے ارادہ کے پورا کرنے کا مستحق ہے۔

جیسا کہ توراۃ سے معلوم ہوتا ہے اُس زمانہ میں قربانی (نذر) کی قبولیت کا یہ الہامی دستور تھا کہ نذر و قربانی کی چیز کسی بلند جگہ پر رکھ دی جاتی تھی اور آسمان سے آگ نمودار ہو کر اس کو جلا دیتی تھی اس قانون کے مطابق ہابیل نے اپنے ریوڑ میں سے ایک بہترین دنبہ خدا کی نذر کیا اور قابیل نے اپنی کھیتی کے غلہ میں سے ردی قسم کا غلہ قربانی کے لئے پیش کیا۔ دونوں کی حُسن نیت اور نیت بد کا اندازہ اسی عمل سے ہو گیا۔ لہٰذا حسب دستور آگ نے آکر ہابیل کی نذر کو جلا دیا اور اس طرح قبولیت کا شرف اُس کے حصہ میں آیا۔

قابیل اپنی اس توہین کو کسی طرح برداشت نہ کر سکا اور اس نے غیظ و غضب میں آکر ہابیل سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کئے بغیر نہ چھوڑوں گا تاکہ تو اپنی مراد کو نہ پہنچ سکے۔ ہابیل نے جواب دیا میں تو کسی طرح تجھ پر ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا باقی تیری جو مرضی آئے وہ کر، رہا قربانی کا معاملہ سو خدا کے یہاں تو نیک نیت ہی کی نذر قبول ہو سکتی ہے۔ وہاں بدنیت کی نہ دھمکی کام آ سکتی ہے اور نہ بے وجہ کا غم و غصہ۔ قابیل پر اس نصیحت کا الٹا اثر پڑا اور اس نے غصہ سے مشتعل ہو کر اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔

مگر قرآن عزیز میں شادی کا قصہ مذکور نہیں ہے صرف قربانی (نذر) کا ذکر ہے اور اس روایت سے زائد ہابیل کی نعش کے دفن کے متعلق یہ اضافہ ہے:۔

قتل کے بعد قابیل حیران تھا کہ اس نعش کا کیا کرے ابھی تک نسل آدم موت سے دوچار نہیں ہوئی تھی اور اسی لئے حضرت آدمؑ نے مُردہ کے بارہ میں کوئی حکم الٰہی نہیں سنایا تھا۔ یکایک اُس نے دیکھا کہ ایک کوّے نے زمین کُرید کُرید کر گڑھا کھودا۔ قابیل متنبہ ہوا کہ مجھے بھی اپنے بھائی کے لئے اسی طرح گڑھا کھودنا چاہئے۔ اور بعض روایات میں ہے کہ کوّے نے ایک دوسرے مُردہ کوّے کو اس گڑھے میں چھپا دیا۔

قابیل نے یہ دیکھا تو اپنی ناکارہ زندگی پر بے حد افسوس کیا اور کہنے لگا کہ میں اس حیوان سے بھی گیا گذرا ہوں۔ کہ اپنے اس جرم کو چھپانے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا۔ ندامت سے سر جھکا لیا اور پھر اسی طرح اپنے بھائی کی نعش کو سپرد خاک کر دیا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ ابْنَيْ آدَمَ بِالْحَقِّ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا (مائدہ)

ترجمہ: اور سنا ان کو حال واقعی آدمؑ کے دو بیٹوں کا جب نذر کی دونوں نے کچھ نذر اور مقبول ہوئی ایک کی اور نہ مقبول ہوئی دوسرے کی، کہا: میں تجھ کو مار ڈالوں گا، وہ بولا۔ اللہ قبول کرتا ہے پرہیزگاروں سے، اگر تو ہاتھ چلاوے گا مجھ پر مارنے کو، میں نہ ہاتھ چلاؤں گا تجھ پر مارنے کو، میں ڈرتا ہوں اللہ سے جو پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ میں چاہتا ہوں کہ (اس اقدام پر) تو میرا گناہ بھی حاصل کر لے اور اپنا گناہ بھی، پھر ہو جاوے تو دوزخ والوں میں سے، اور یہی سزا ہے ظالموں کی۔ پس اُس کو راضی کیا۔ اُس کے نفس نے خون پر اپنے بھائی کے، پھر اس کو مار ڈالا، سو ہو گیا نقصان اٹھانے والوں میں۔ پھر بھیجا اللہ نے ایک کوّا جو کریدتا تھا زمین کو تاکہ اس کو دکھلاوے کس طرح چھپاتا ہے لاش اپنے بھائی کی۔ بولا ہائے افسوس! مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوّے جیسا ہی ہوتا کو چھپا لیتا لاش اپنے بھائی کی، پھر لگا پچھتانے۔۔۔

(صـ۱۴ پر)

ملت کی دیرینہ آرزوؤں کی تکمیل

عظیم اشاعتی و نشریاتی ادارہ

"مکتبہ رشیدیہ" کا قیام

اعزازی سرپرست	اعزازی مجلس ادارت	مجلس انتظامیہ
حضرت مولانا شمس الحق عثمانی مدظلہ	مولانا حافظ سید رشید احمد ارشد ایم اے	مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی
حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ	لیکچرار شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی	ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال
حضرت مولانا محمد علی جالندھری	مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری	میاں ثناء اللہ پودلہ سابق ایم پی اے
حضرت مولانا عبید اللہ انور	علامہ خالد محمود، ایم۔ اے	مولانا سید نیاز احمد شاہ گیلانی
حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالرحمن صاحب	پروفیسر فضل احمد عارف ایم۔ اے	خلیفہ مجاز حضرت رائے پوری
حضرت مولانا دوست محمد قریشی	صوفی محمد اشرف ایم اے	مولانا مقبول احمد صاحب نائب
حضرت مولانا مفتی محمود صاحب	قاری نور الحق قریشی ایم اے ایل ایل بی	مہتمم جامعہ رشیدیہ ساہی وال
	چوہدری مشتاق احمد ایم اے (انگلش) لندن	عبدالرشید ارشد، ناظم
	حافظ عبدالرشید ارشد	مکتبہ رشیدیہ

مجلسِ احباب

"مجلسِ احباب" کے ممبروں کو ادارے کی تمام مطبوعات ۳۳ فیصد رعایت پر پیش کی جائیں گی اور ہر سال کے شروع میں آرٹ پیپر پر رنگین کیلنڈر جو مسلکِ حق کا آئینہ دار ہوگا مفت ارسالِ خدمت ہوگا نیز ملکی مطبوعات (نصابی کتب کے علاوہ) خاصی رعایت سے مہیا کی جائیں گی — "مجلسِ احباب" کا ممبر بننے کے لئے ایک روپیہ بھیج کر قواعد و ضوابط کی کاپی —— اور "بیس بڑے مسلمان" نامی عظیم کتاب کا جزو "نمونۃً" منگوایئے۔

"مجلسِ احباب" کی آراء کو ادارہ وقعت کی نظر سے دیکھے گا لہٰذا ان کی حیثیت مشیر ادارہ اور لائف ممبر کی ہوگی۔

ہماری مطبوعات

تفسیر بیان القرآن (زیر طباعت)، از مولانا اشرف علی تھانوی

اڑھائی اڑھائی پاروں کی بارہ جلدیں عکسی

کتاب	مصنف	قیمت
مسائل بہشتی زیور (زیر طباعت)	از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ	۶ - ۰۰
النبی الخاتم ﷺ	″ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ	۴ - ۵۰
تذکرہ مولانا محمد یوسف دہلوی مع مکتوبات، ملفوظات، ہدایات و دعا و تقاریر		۵ - ۰۰
مسلک علماء دیوبند	از حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب	۱ - ۱۲
عبقات	″ علامہ خالد محمود ایم اے (سستا ایڈیشن)	۴ - ۰۰
فلسفۂ دعا	″ پروفیسر فضل احمد عارف ایم اے	۴ - ۰۰
نماز جنازہ کے بعد دعا نہیں	″ عبدالرشید ارشد	۱ - ۵۰
نو ہفتے حجاز میں	″	زیر طباعت
نغماتِ جہاد (عکسی مجلد)	″	۳ - ۰۰
مفتاح القرآن (ترجمہ قرآن کا آسان نصاب حصہ اول)		- ۵۰
نصیحت نامہ	از حضرت مولانا سید محمد بدر عالم مہاجر مدنیؒ	۰ - ۵۰
حکمت استخارہ	″ فضل احمد عارف ایم اے	۰ - ۵۶
شجرۂ روحانی علمائے ربانی (چارٹ کی شکل میں)		۰ - ۳۶
آئینہ نماز عکسی از مولانا سعید احمد مفتی اعظم سہارنپور		۱ - ۰۰
بیس بڑے مسلمان قیمت ۱۸ روپے پیشگی آنے پر ۱۵ روپے احباب		۱۲ - ۰۰

دس روپے سے زائد کے آرڈر پر پانچ روپے پیشگی آنا لازمی

برِصغیر پاک و ہند کے

بیس (۲۰) بڑے مسلمان (زیرِ طبع)

- حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ
- مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
- مولانا اشرف علی تھانویؒ
- مولانا احمد خاں کندیاں
- مولانا سید حسین احمد مدنیؒ
- مولانا محمد الیاس دہلویؒ
- مولانا احمد علی لاہوریؒ
- مولانا ابو الکلام آزاد
- مولانا سید محمد سلیمان ندویؒ
- مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ
- مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
- شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ
- علامہ محمد انور شاہ محدث کشمیریؒ
- مفتی کفایت اللہ دہلویؒ
- علامہ شبیر احمد عثمانیؒ
- مولانا شیخ عبدالقادر رائے پوریؒ
- مفتی محمد حسن امرتسریؒ
- مولانا محمد علی جوہر
- مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
- سردار احمد خان پتافیؒ

جو —— مفسر، مفکر، مدبر، خطیب، ادیب، زعیم، وجیہ، محقق، مبلغ، محدث، مورخ، موحد، عالم، عارف، زاہد، عابد، قائد اور مرشد کامل تھے۔

یہ لوگ —— قید و بند سے گزرے —— ملک بدر ہوئے —— شعلوں میں کودے

آگ سے کھیلے —— اور —— طوفانوں سے ٹکرائے ——

صد سالہ دینی جدوجہد —— تحریکِ آزادی —— اور اشاعتِ کتاب و سنت کا تذکرہ

گزشتہ سو سال کی علمی، دینی، سیاسی، ادبی، ملکی، ملی تاریخ کا تابناک پہلو،

اردو زبان کے علمی ذخیرۂ کتب میں ایک گرانمایہ کتاب کا اضافہ

جن میں —— شاہ ولی اللہؒ کا تفکر —— شاہ عبدالعزیزؒ کا تقویٰ —— شاہ عبدالقادرؒ کی قرآن فہمی

شاہ رفیع الدینؒ کی سلامت روی —— شاہ اسمٰعیلؒ کا جذبہ جہاد —— اور —— سید احمد شہید کی استقامت تھی

—— اکابرِ دیوبند کے مثالی کردار کا ذکرِ جمیل ——

ایک لافانی پیش کش —— عظیم تاریخی دستاویز —— عجیب داستانِ عشق و وفا

دلکش روشنی کا مینار —— اکابر کے خطوط کا عکس —— دلآویز واقعات —— بیشمار معلومات کا خزانہ

دنیا بھر کے جلیل القدر اور عظیم المرتبت اہلِ علم و قلم کے مضامین سے مرتب و مزین۔

شگفتہ کتابت عکسی طباعت سائز $\frac{20 \times 30}{8}$ تقریباً ۹۰۰ صفحات قیمت ۱۸ روپے

مکتبہ رشیدیہ ۰ ۳۲۰ اے شاہ عالم ۰ لاہور

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

منعقدہ ۲۶؍ فروری ۱۹۶۷ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

(۲)

عربی زبان میں انفال جمع ہے نفل کی، نفل کہتے ہیں اُس چیز کو جو اصلی مقصود اور فرض چیز سے زیادہ ہو۔ مالِ غنیمت بھی میرے بھائیو! مجاہد کی اصل نیّت سے زیادہ چیز ہے۔ مجاہد کی نیّت جہاد کرتے وقت کیا ہوتی ہے؟ کہ میں اس لئے لڑتا ہوں ـــ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَاءِ ط (قرآن میں آتا ہے) تاکہ اللہ کا کلمہ، اللہ کا نام بلند ہو جائے۔ مجاہد کی جہاد سے یہی غرض و غایت ہے اور یہی فرق ہے جہاد میں اور جنگ میں۔ جنگ صرف اپنے جذباتِ غضبیہ کا اظہار ہوتا ہے، اپنی خواہشاتِ نفسانیہ کو ابھارنے کا نام ہے جنگ، اپنی مقصد براری کا نام ہے جنگ، اور جہاد میں اپنا مقصد نہیں ہوتا، اللہ کی کائنات کو فائدہ پہنچایا جاتا ہے، اس کا نام ہے جہاد ــ جنگ میں اپنی ذاتی خواہشات کی بلندی۔ جیسا کہ دیکھ لیں آج دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ امریکہ ویت نامیوں پر کتنی مدت سے آگ برسا رہا ہے اور دنیا میں جہاں پر جھگڑے ہوتے ہیں جنگ جسے کہتے ہیں، جنگ کا مفہوم ہے اپنی خواہشات کا غلبہ۔ اور جہاد کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو توپسِ پشت ڈال دیا جائے۔ اللہ کی مخلوقات میں امن اور عافیت پیدا کی جائے، یہ ہے مقصد جہاد کا۔ اس لئے مجاہدینِ فی سبیل اللہ کے متعلق قرآن نے فرمایا کہ وہ اس لئے لڑتے ہیں۔ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا۔ کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ ان کی غرض و غایت اللہ کے دین کو بلند کرنے کی ہوتی ہے۔ غرض تو یہ ہے۔ لیکن جب میدانِ جنگ میں کچھ مال مل جائے کچھ دولت مل جائے، کچھ سامانِ جنگ مل جائے، کپڑے مل جائیں، کچھ اور چیزیں مل جائیں تو وہ زیادہ انعام ہے مجاہد کے لئے۔ مجاہد کی سب سے بڑی غرض کیا ہے؟ جہادِ فی سبیل اللہ سے سب سے بڑا مقصد کیا ہے؟ اللہ کے کلمے کو بلند کرنا۔ لیکن اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے ساتھ ساتھ دنیاوی جو فائدہ مجاہد کو ملے گا اسے کہتے ہیں نفل۔ جیسے ہم فرض نماز پڑھتے ہیں۔ فرض نماز ہم پر فرض ہے لیکن ساتھ ساتھ نفلی نمازیں بھی ہم پڑھ لیتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ نفل نماز جو ہے یہ ہمارے زیادہ شوق کو اس طرف راغب کرتی ہے اور فرض پڑھنے کے بعد ہم میں ایک قوت پیدا ہو جاتی ہے، ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اپنے لگاؤ کو اور زیادہ استوار کریں۔ تو نفلی عبادات درحقیقت فرضی عبادات کا یک گونہ نتیجہ ہوتی ہیں اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوافل ابوابِ الخیر ہیں، نفل نیکی کے راستے ہیں۔ تو مالِ غنیمت بھی زیادہ چیز ہے اس مقصد سے جس مقصد کے لئے مجاہد فی سبیل اللہ میدان میں آکر لڑا۔ اس لئے غنیمت کو بھی نفل کہتے ہیں اور نفل کی جمع ہے انفال۔ سورتِ الاعراف کے آخر میں ربّ العالمین نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید ہدایت ہے، رحمت ہے، رہنمائی کرتا ہے یقین والی قوم کے لئے۔ (میں شانِ نزول عرض کر رہا ہوں سورتِ انفال کا، کہ اس کا شانِ نزول کیا ہے، یہ سورت کیسے نازل ہوئی) میں اپنے پہلے کسی درس میں عرض کر چکا ہوں کہ مسلمانوں کے پاس الحمد للہ قرآن مجید کے نزول کے اسباب، قرآن مجید کے نزول کے مکانات، قرآن مجید کے نزول کے زمان، یہ ساری کی ساری باتیں محفوظ ہیں بلکہ ہم یہ بھی بتا سکتے ہیں کہ لیلی کون سی سورت ہے اور نہاری کون سی ہے۔ گرمی میں قرآن کا کون سا حصّہ نازل ہوا، سردی میں قرآن کا کون سا حصّہ نازل ہوا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ نے شرف صرف قرآن کو بخشا کیونکہ قرآن ہی اس دنیا میں باقی رہنا تھا۔ اور جس کتاب کو اللہ تعالےٰ نے باقی رکھنا تھا اس کے لئے اللہ تعالےٰ نے اسباب پیدا فرما دئے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ط تو سورتِ انفال کا یہ شانِ نزول ہے کہ سورتِ انفال میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو مالِ غنیمت کے حلال کرنے اور مالِ غنیمت کے حلال ہونے کا حکم دیا کہ تمہارے لئے مالِ غنیمت حلال ہے اور پھر ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ مالِ غنیمت میں، چونکہ مسلمان تو لڑتا ہی اسی لئے ہے کہ اللہ کا دین بلند ہو اسی لئے لڑنے والے کے دماغ میں اگر لڑتے وقت یہ بات آ جائے کہ چونکہ میں لڑا ہوں اس لئے مالِ غنیمت کا میں مالک ہوں تو یہ چیز جو ہے اخلاص کے خلاف ہے۔ اگر جہاد میں سو آدمی شریک ہیں اور دس لڑے، نوّے بھی ان کے ساتھ معاون تھے تو ان ۹۰ کو بھی اس مالِ غنیمت میں سے حصّہ ملنا چاہئے۔ اور اس حصّے کو تقسیم کرنے والے کون ہیں؟ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ــ اور اس کا حکم دینے والے کون ہیں؟ اللہ تعالےٰ ــ

(باقی آئندہ)

اطبّاء کی رجسٹریشن کے لئے انٹرویو

الحاج حکیم عبدالسلام ہزاروی ممبر طبی بورڈ نے کہا ہے کہ طبی رجسٹریشن کمیٹی کے ارکان طبیہ کالج انجمن حمایتِ اسلام لاہور میں رجسٹریشن کے لئے اطبّاء کا انٹرویو کر رہے ہیں وہ اطبّاء جو اس سے قبل کسی وجہ سے انٹرویو کے لئے پیش نہیں ہو سکے یا جنہوں نے بعد میں درخواستیں دی تھیں ان کے نام انٹرویو کے لئے اطلاع نامے جاری ہو چکے ہیں۔ لاہور ڈویژن اور سرگودھا ڈویژن میں جن اطباء کو اطلاع نامے موصول نہیں ہوئے۔ وہ طبیہ کالج لاہور میں آکر جمعہ کے روز بھی انٹرویو دے سکتے ہیں اور رجسٹریشن کے لئے درخواست ارسال کرنے کے ثبوت مثلاً ڈاک خانہ کی رسید یا واپسی رسید ہمراہ لائیں۔

تعارف وتبصرہ

(مظفر گجراتی)

نام کتاب - تذکرہ
ضخامت ۵۴ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے
مرتبہ - گلزار محمد آزاد
ملنے کا پتہ - دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور

زیر نظر کتاب حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات وکمالات پر اُن مضامین کا مجموعہ ہے جو حضرت کے انتقال کے بعد مختلف اہل علم وقلم نے لکھے۔ ان مضامین میں حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ کی زندگی۔ اُن کے چیدہ چیدہ کارناموں اور درس وتدریس کے گوشوں پر اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے جن کے مطالعہ سے قارئین حضرت کی شخصیت سے بخوبی واقفیت حاصل کر سکتے ہیں اس "تذکرے" کی ترتیب واشاعت کا مقصد بھی یہی ہے کہ حضرت کی ساٹھ سالہ خدماتِ دین اسلامیہ کا ایک مختصر سا خاکہ قارئین کے سامنے پیش کر دیا جائے نیز اُن کے حکیمانہ اقوال سے بھی جو توحید خالص اور اسلامی طریق حیات کے آئینہ دار ہیں۔ ذہنوں کو روشناس کرایا جائے تاکہ ایسے اقوال آویزہ گوش بنائے جائیں امت اسلامیہ کے ہر فرد کے لئے اس کا مطالعہ دیدہ و دل کی بصیرت کا موجب ہو گا۔

ہفت روزہ "سنگ میل" لیۃ
صفحات - ۱۲ - قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
(برانچ آفس - پانی والا تالاب لاہور)

مذکورہ بالا ہفت روزہ حکیم مختار احمد الحسینی کی ادارت میں حال ہی میں نکلنا شروع ہوا ہے متنوع اور دلچسپ مضامین شامل اشاعت ہیں۔ پرچے کی پالیسی ترجمان اسلام کی پالیسی ہے موخر الذکر ہفت روزہ کی بندش سے جو خلاء واقع ہو گیا تھا۔ سنگ میل اسی خلاء کو بحد امکان پُر کرنے کے لئے منصہ شہود پر آیا ہے اگر انتخاب مضامین اور پرچے کے معیار پر پوری توجہ دی جاتی رہی تو یہ پرچہ ایک دن ممتاز جرائد کی صف میں جگہ حاصل کرے گا۔

رسالہ "اسلام اور بھلائی" مفت

محترم محمد امین صاحب مرحوم کا مرتبہ رسالہ "اسلام اور بھلائی" محصول ڈاک کے لئے صرف سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر بالکل مفت طلب کریں۔
محمد رمضان معرفت مدرسہ تعلیم القرآن چاکیواڑہ روڈ ۳ کراچی ۲

عیسائی کنبہ کا قبول اسلام

آج مورخہ ۱۹ اکتوبر بعد نماز جمعہ جامع مسجد فیض گنج منڈی راولپنڈی میں ایک عیسائی کنبہ برضا ورغبت مولانا قاری محمد شریف قصوری جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے دست پر مشرف با اسلام ہوا۔ مولانا موصوف نے کنبہ کے سربراہ کا نام سردار مسیح کی بجائے شیخ محمد ابراہیم اور اس کی بڑی لڑکی کا نام مسرت بی بی اور چھوٹی لڑکی کا نام پروین اختر تجویز کیا اس موقعہ پر حاضرین نے نومسلم کنبہ کو مبارک باد دیتے ہوئے مختلف تحائف سے نوازا۔
(قاری محمد عبدالرزاق خطیب مسجد فیض گنج منڈی راولپنڈی)

ایک مرزائی تائب ہو گیا ہے اور اس نے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال کیا ہے۔

"میں نے مرزائیت اس لئے اپنائی تھی کہ شاید یہی راہ نجات ہے مگر بحث وتمحیص کے بعد ثابت ہوا کہ جس چیز کو ایک جگہ وثوق سے مانا جاتا ہے فوراً دوسری جگہ اس سے انکار کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ تو جماعت کہتی ہے کہ روز قیامت تک خدا اور رسول کی دی ہوئی شریعت جاری رہے گی۔ اور دوسری جگہ جہاد حرام کر کے خدا اور رسول کے احکام کی مخالفت کرتی ہے نیز عیسائیت اسلام کی کھلی دشمن ہے۔ اور یہ جماعت اس کی حکومت کو رحمتِ خداوندی بیان کرتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جس جماعت کو خدا اور رسول سے محبت نہیں اسے بقایا دنیا سے کیا محبت ہو سکتی ہے دعا ہے کہ خدا ہر شخص کو صراط مستقیم پر چلائے۔ آمین!
(منشی غلام قادر کالٹیکس پٹرول پمپ جی ٹی روڈ وزیر آباد)

رائے مبارک

آج مولانا محمد رمضان صاحب صدر مدرس کی دیرینہ خواہش کی بنا پر مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم بیرون بوہڑ دروازہ ملتان جانا ہوا دیکھ کر دل خوش ہوا۔ اور دل سے دعا نکلی۔ کہ مدرسہ اگرچہ ابتدائی مرحلہ میں ہے مگر مدرسین کا اخلاص اور طلباء کا رجوع اور طلباء کی رہائش گاہ کی خستہ حالی اور درس گاہ کے سوائے خانہ خدا تعالیٰ کے عدم موجودگی دیکھ کر دل یہ گواہی دیتا ہے۔ کہ دینی علوم کے طلباء کی یہی حالت عروج کا زینہ ہے۔ علوم دین کا پانی اس جگہ بہتا ہے۔ جہاں پستی اور غربت ہوتی ہے الدین غریب فطوبیٰ للغرباء وارد ہوا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے۔ اور اخلاص میں ترقی ہوتی ہے توں توں مقاصد حسنہ علوم دینیہ میں صعود اور ترقی ہوتی رہتی ہے۔ انسان میں استقامت اور دوام اور صدق واخلاص توکل علی اللہ اور استقامت من اللہ ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تھوڑے سے بہت اور چھوٹے بڑا کرنے پر قادر ہے۔ واللہ علی کل شیء قدیر نعم المعین ونعم النصیر عوام اس کی امداد اور خدمت دعاء اور جان ومال سے کر کے مدرسہ پر احسان نہ رکھیں۔ بلکہ خدا کا احسان سمجھیں کہ اس نے ذخیرہ آخرت بنانے کی توفیق دی اللہ تعالیٰ جملہ امداد کرنے والوں کو جزاء خیر دے۔ اور مدرسہ کے اراکین کو ہمت دوگنی دے۔ فقط

محمد شریف جالندھری نائب مہتمم خیر المدارس ملتان
احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان

اپیل

تھل مغربی پاکستان کا نہایت پسماندہ علاقہ ہے۔ یہاں ایک معیاری دینی درسگاہ کی اشد ضرورت کے تحت مدرسہ کاشف العلوم جوہر آباد کا قیام عمل میں لایا گیا جس کو شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالی کی سرپرستی کا شرف حاصل ہے۔ دینی علوم کے تمام شعبوں کے ساتھ موجودہ تعلیمی تقاضوں کے تحت پرائمری اور مڈل کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ حفظ کے دوران پرائمری تعلیم۔ منشی قرات اور قرآن کریم کا ترجمہ نہایت کامیابی کے ساتھ پڑھانا اس ادارہ کی امتیازی خصوصیت ہے بلا مبالغہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے یہ ادارہ بحمد اللہ امتیازی حیثیت کا حامل ہے۔ بیرونی طلباء کو قیام و طعام ودیگر ضروری سہولتیں بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہیں۔ ادارہ کے مصارف کا انحصار مسلمانوں کی توجہ اور اعانت پر ہے۔ اس کار خیر میں مخیر دین دوست احباب کی خصوصی توجہ اور اعانت درکار ہے۔
فقط ریاست علی صدیقی مہتمم مدرسہ

ملک کی تمام دینی جماعتیں مجلس احرار اسلام کے پرچم تلے جمع ہو کر تحفظ اسلام کا فریضہ انجام دیں

حالات نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ باطل پرستوں کے متحدہ محاذ کا مقابلہ الگ الگ رہ کر نہیں۔ بلکہ اجتماعی طور پر ہی کیا جا سکتا ہے یہ بات جناب احمد سعید جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام حلقہ نولکھا بازار نے مقامی جماعت کے ماہانہ اجلاس میں کہی

آپ نے کہا کہ آج اسلام کے ابدی وقطعی احکامات میں تغیر وتبدل، عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، اخلاقی بے راہ روی اور سماجی برائیوں کو لچھے دار تقریروں اور بے وزن اخباری بیانوں سے ختم نہیں کیا جا سکتا، اس کے لئے افضل حق کے تفکر، امیر شریعت کے جذبہ سرفروشی اور مولانا احمد علی کی نگاہ عارفانہ کی ضرورت ہے۔ آپ نے مختلف جماعتوں میں منتشر دینی عناصر سے اپیل کی کہ وہ اپنی انفرادی حیثیت کو ختم کر کے مجلس احرار اسلام کے پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں تاکہ دشمنان اسلام اور پاکستان کے بدخواہ عناصر کا مکمل استیصال کیا جا سکے۔

یہی وقت کا تقاضا ہے۔ آیئے اس تقاضے کو پورا کریں۔

(مرتبہ نیاز احمد انچارج شعبہ اطلاعات ونشریات مقامی مجلس احرار اسلام)

جامعہ مدنیہ لاہور

سہ روزہ سالانہ جلسہ کا پروگرام

یوم جمعہ ۳؍ نومبر: خطبہ و نماز جمعہ:- حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب (کراچی) بعد نماز جمعہ صدارت حضرت مولانا رسول خان صاحب۔ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور۔ تلاوت۔ قاری افتخار احمد صاحب دار العلوم اسلامیہ۔ تقریر: حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری خوشاب۔ بعد نماز عشاء: صدارت:- جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور تلاوت قاری عبدالرحمن۔ نعت شاعر احرار سید امین گیلانی صاحب تقریر:- حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحب لائل پور اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری ہفتہ ۴؍ نومبر: صبح درس قرآن کریم حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بعد نماز عشاء۔ صدارت:- حضرت مولانا عبدالحق صاحب دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک تلاوت:- قاری عبدالرحمن قاری محمد شریف دار القراء ماڈل ٹاؤن لاہور نعت سید امین گیلانی تقریر:- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ اور حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب ملتان اتوار ۵؍ نومبر: بعد نماز فجر۔ درس قرآن کریم حضرت مولانا سرفراز صاحب صفدر۔ پہلا اجلاس (۹ بجے) صدارت۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری خلیفہ ارشد شیخ التفسیر تلاوت:- سید قاری حسن شاہ صاحب ترتیل القرآن۔ تقریر:- حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ۔ حضرت مولانا خالد علوی صاحب اور حضرت مولانا عبدالقادر صاحب آزاد۔ بعد ظہر۔ صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ کندیاں تلاوت:- قاری شاکر صاحب انور۔ نظم شاعر اسلام حضرت مضطر صاحب گجراتی تقریر حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی صدر تنظیم اہل سنت پاکستان حضرت مولانا ڈاکٹر مناظر حسین صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور اور حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال بعد عشاء صدارت۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب رائے پوری مدظلہم جانشین شیخ المشائخ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری قدس سرہ تلاوت حضرت مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی و قاری عبدالوہاب صاحب کی تقریر حضرت مولانا قاری محمد اجمل صاحب۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ

نوٹ:- آخری اجلاس میں تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا اجمل صاحب تقریر فرمائیں گے اور پھر حضرت درخواستی مدظلہم بخاری شریف ختم کرائیں گے اس کے بعد دعا ہوگی

اپیل

مدرسہ عربیہ بحر العلوم عیدگاہ کلورکوٹ ضلع میانوالی کافی عرصہ سے دینی خدمات بحسن انجام دے رہا ہے مدرسہ کے مہتمم مولانا عبدالرحمن صاحب نہایت محنت اور جانفشانی سے مدرسہ کا انتظام چلا رہے ہیں۔ مدرسہ میں مقامی طلباء کے علاوہ بیرونجات کے طلباء بھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں طلباء کے قیام وطعام و دیگر ہر قسم کی ضروریات زندگی کا انتظام مدرسہ ہی کی طرف سے ہے۔ اس وقت مدرسہ کے لئے دو کمرے زیر تعمیر ہیں۔ جن کی تعمیر مالی مشکلات کی وجہ سے رکی ہوئی ہے۔ اہل خیر حضرات سے پرزور اپیل کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ و صدقات کی رقم سے مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر خداوند قدوس سے اجر و ثواب کے مستحق بنیں۔ ایسے دینی ادارہ میں (جہاں صبح و شام قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہوں) دیا ہوا آخرت میں کام آئیگا۔

(مولانا عبدالرحمن مہتمم مدرسہ عربیہ بحر العلوم عیدگاہ کلورکوٹ ضلع میانوالی)

دار العلوم (رجسٹرڈ) عیدگاہ کبیر والا ضلع ملتان

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا پاکستان میں مرکزی اور اہم دینی درسگاہ ہے۔ جس میں قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی اشاعت و ترویج۔ تعلیم و تبلیغ افتاء اور تربیت اخلاق دی جاتی ہے۔ جس کے مختصر تعارفی کوائف درج ذیل ہیں:-

● دار العلوم کا نصاب تعلیم مکمل درس نظامی ہے دورۂ حدیث شریف ہر سال ہوتا ہے اور مدرسہ کی طرف سے فارغ التحصیل طلبہ کو سند اور دستار بھی دی جاتی ہے ● دار العلوم میں درس نظامی کے علاوہ مقامی اور بیرونی بچوں کے لئے علیحدہ قرآن مجید حفظ و ناظرہ اور دینیات اور مڈل تک مفت تعلیم کا انتظام ہے ● دار العلوم ہذا میں مشرقی و مغربی پاکستان کے تمام علاقوں کے طلبہ دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں ● تقریباً چھ سو سے زائد طلبہ اور ستر٥ اساتذہ کرام مصروف تعلیم و تعلم ہیں اور دس ملازمین دیگر خدمات سرانجام دے رہے ہیں ● دو صد کے قریب ایسے غریب الدیار طلبہ دار العلوم میں مقیم ہیں جن کے قیام، طعام، لباس، صابون، روشنی، علاج معالجہ اور دیگر اخراجات ضروریہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے ● جملہ طلبہ کی تعلیم کے لئے درسی کتب مدرسہ ہی کی طرف سے مہیا کی جاتی ہیں ● مڈل سکول دار العلوم میں لڑکوں کو صحیح قرآن پاک پڑھانے اور اکثر مذہبی و دینی مسائل سے روشناس کرانے کا خصوصی انتظام ہے ● دار العلوم میں طلبہ کی تعلیمی و اخلاقی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

● دار العلوم کے تعلیمی و تنظیمی اخراجات کے علاوہ تعمیرات کا کام بھی تشنۂ تکمیل ہے جس پر اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ● یہ تمام اخراجات بہی خواہان علوم دینیہ کے عطیات، زکوٰۃ، عشر، چرم ہائے قربانی اور دیگر صدقات واجبہ و خیرات کے ذریعہ توکلاً علی اللہ پورے ہوتے ہیں۔

● دار العلوم حکومت کا مسلمہ رجسٹرڈ خیراتی ادارہ ہے جن کے جملہ عطیات پر انکم ٹیکس معاف ہے ● دار العلوم کے جملہ حسابات رجسٹرڈ آڈیٹرز کے ذریعہ ہر سال آڈٹ ہوتے ہیں ● دینی طالب علم مہمانان رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی امداد اور مدارات آخرت میں بڑے اجر و ثواب کا مستحق بنا دیتی ہے۔

التماس لہٰذا اصحاب خیر سے التماس ہے کہ مدرسہ ہذا کے لئے کھلے دل سے زکوٰۃ، عشر، صدقات واجبہ اور دیگر عطیات کی رقوم دار العلوم میں ارسال فرما کر اجر عظیم حاصل کریں۔

دورۂ تفسیر

یکم شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ سے شروع ہو رہا ہے

قطب الاقطاب شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے اتباع میں اس سال بھی علمائے کرام کا دورۂ تفسیر انجمن خدام الدین کے زیر اہتمام یکم شعبان ۱۳۸۷ھ سے شروع ہوگا۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ حضرت شیخ التفسیرؒ کے طرق پر ربط آیات کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر پڑھائیں گے — قلم، دوات، قیام و طعام اور کاغذ کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ کامیاب حضرات کو سید العرب والعجم شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مفکر اسلام قائد انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ، محدث اعظم علامۂ زماں سید الاتقیاء حضرت مولانا انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ قطب زماں مفسر کبیر ولی بے نظیر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی کی دستخط شدہ اسناد دی جائیں گی۔ حسب دستور فرقۂ باطلہ کی تردید بھی پڑھائی جائے گی (شریک ہونے والے علماء کرام موسم کے مطابق بستره ہمراہ لائیں۔

ناظم انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

طلباء علوم دینیہ کے لئے نادر موقعہ

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے طرز فکر پر

درس قرآن مجید کا بہترین انتظام

حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور میں یکم شعبان المعظم سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ درخواستی دامت برکاتہم علوم قرآن مجید کے شائقین کو ربط آیات کے ساتھ درس قرآن مجید کا افتتاح فرمائیں گے مکمل دو ماہ تک بذات خود اسرار و رموز قرآن مجید کا اختتام فرمائیں گے فارغ ہونے والے طلباء کو بعد امتحان سند فراغت مدرسہ کی طرف سے عطا ہوگی۔ اعلیٰ نمبرات پر کامیاب ہونے والے طلبہ کو انعام بھی ملے گا قلم، دوات، قیام و طعام اور کاغذ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ اصحاب وسعت طلباء حسب موسم بستره ہمراہ لائیں۔ الداعیان- اراکین مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض رجسٹرڈ عیدگاہ خانپور- فون نمبر ۱۱

اپیل

جامعہ ترتیل القرآن چک نمبر ۴۸۴ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور حضرت مولانا احمد علی رح لاہور کے فرمان کے مطابق جو کہ عرصہ نوں سال سے قائم ہے اور اس وقت مالی مشکلات میں مبتلا ہے مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ امداد فرما کر تعاون فرماویں

(قاری محمد الدین مہتمم جامع ترتیل القرآن چک نمبر ۴۸۴ گ ب تحصیل سمندری)

دعاءِ مغفرت

۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۶۷ء جمعرات کو تقریباً عصر کے وقت محترم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب باغبانپورہ کی اہلیہ محترمہ مرض سرطان میں کئی ماہ صاحب فراش رہنے کے بعد اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم ڈاکٹر صاحب مرشدی و مولائی قطب العالم شیخ التفسیر حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے خصوصی متوسلین میں سے ہیں اور حضرت شیخ رح سے انہیں والہانہ محبت اور لگاؤ ہے۔ یہی حال ان کے اصحاب خانہ کا ہے۔ ڈاکٹر صاحب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام میں حضرت کے معالج خصوصی بھی رہے ہیں اور اس طرح انہوں نے حضرت شیخ رح کی بے حد خدمت کی ہے۔ ظاہر ہے اُن کا صدمہ ہمارا صدمہ اور ان کا دکھ ہمارا دکھ ہے۔ ادارہ خدام الدین اس حادثۂ جانکاہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ برابر کا شریک ہے اور بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا ہے کہ وہ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔ قارئین کرام سے بھی استدعا ہے کہ وہ مرحومہ کے لئے جی کھول کر ایصالِ ثواب کریں۔ (ادارہ)

بعض گھریلو وجوہات کی وجہ سے میں لاہور سے گھر منتقل ہو رہا ہوں۔ لہذا احباب آئندہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

منظور احمد شاہ کہروڑی عفی عنہ معرفت حافظ عبدالرشید صاحب سائیکل ورکس چوک بخاری کہروڑ پکا ضلع ملتان

تبلیغی اجلاس

مولانا عطاء اللہ بغدادی ۳ نومبر سنہ ۱۹۶۷ء کو مسجد نہر والی گنج مغلپورہ لاہور میں فلسفہ معراج کے عنوان پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں گے اور ۸ نومبر بروز بدھ جنڈیالہ کلساں ضلع شیخوپورہ میں فضائل صحابہ رض پر تقریر کریں گے۔

(برکت علی نمبردار)

جلسہ معراج النبی صلعم

مورخہ یکم نومبر سنہ ۱۹۶۷ء بروز بدھ بمطابق ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۷ھ بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان جلسہ معراج النبیؐ جامع مسجد حنفیہ کرشنا نگر گلی نمبر ۸ اگوجرانوالہ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی صدر تنظیم اہل سنت والجماعت پاکستان (ملتان) تقریر فرمائیں گے۔ (حافظ فصیح الرحمن ہمدانی ناظم تنظیم اہلسنت والجماعت گوجرانوالہ)

بچوں کا صفحہ

مسواک کے فائدے

ابوالریاض بہاولپور

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس میں دین اور دنیا کی سب بھلائیاں جمع ہیں۔ مثلاً اسلام صفائی پر بڑا زور دیتا ہے۔ جسم اور لباس پھر گھر اور ماحول کی صفائی تک سب کو ثواب میں داخل فرماتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ صفائی پسند لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ طہارت ایمان کا ایک حصہ ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

صفائی کو رکھو ہمیشہ عزیز
صفائی سے بہتر نہیں کوئی چیز

پانی ایک بڑی نعمت ہے۔ اور یہی ایک صفائی کا ذریعہ ہے۔ اور اس کا استعمال ہر عبادت سے پہلے وضو کی صورت میں تجویز فرمایا ہے معدے کی اکثر بیماریاں منہ کی کثافت اور دانتوں کی خرابی سے پیدا ہوتی ہیں قربان جائیے حضور صلعم پر جنہوں نے وضو میں مسواک کو مسنون قرار دیا ہے اور ثواب کے ذریعے حوصلہ افزائی فرما کر مسواک کی اہمیت اور معدہ کی بیماریوں کا علاج فرما دیا ہے۔ بھلا جو شخص پانچوں وقت وضو میں مسواک کرے گا اس کے دانت کیسے میلے اور مسوڑھے کیسے خراب ہو سکتے ہیں۔ بلکہ مسواک کے استعمال سے دانت صاف اور مسوڑھے خشک رہتے ہیں کثیف لعاب نکل جاتا ہے۔ اور دانت مضبوط رہتے ہیں۔ کھانا اچھی طرح سے چبایا جا سکتا ہے۔ ورنہ دانتوں کی خرابی سے معدے کی اکثر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ کتنا سادہ اور مفید عمل ہے۔ جس میں دنیا اور دین دونوں بھلائیاں موجود ہیں۔

مسواک کے ظاہر اور باطنی فائدے اس قدر ہیں کہ دور حاضر کے ڈاکٹر او اطبا سب اس بات پر متفق ہیں۔ کہ دانت اور دہن کی صفائی کے لئے مسواک سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں برش بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے بال تیز اور سخت ہوتے ہیں۔ مسوڑھے چھل جاتے ہیں۔ مسواک کے ریشے نرم اور ملائم ہوتے ہیں۔ مسوڑھوں کو ضرب نہیں آتی مسواک جال (زون) کی بہتر ہے۔

(۱) حضور نے فرمایا مسواک کے ساتھ ایک رکعت بغیر مسواک کے ستر رکعت سے بہتر ہے (ترغیب صفحہ ۸۴)

(۲) مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور خدا کی خوشنودی بڑھاتی ہے۔ (بخاری شریف)

(۳) جو مسواک کے وضو سے قرآن مجید پڑھتے ہیں۔ فرشتے محبت سے اس قرآن کو سنتے ہیں۔ حضورؐ نے وصال کے وقت بھی مسواک استعمال کی تھی جسے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنے منہ سے چبا کر پیش کیا تھا۔ سبحان اللہ مسواک کی اہمیت اور حضرت صدیقہؓ کا مقام کتنی بڑی شان ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا مسواک بلغم کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ صحابہ کبار تیر اور تلوار کے ساتھ مسواک رکھتے تھے اس کے علاوہ بھی بے شمار فوائد ہیں۔ منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔ دانت اور مسوڑھے مضبوط رکھتی ہے منہ سے بدبو نہیں آتی ورنہ مجلس میں منہ کی بدبو سے شرمندگی ہوتی ہے متعدی امراض کے جراثیم مسواک سے مر جاتے ہیں۔ آنکھ کی بینائی اچھی رہتی ہے معدہ درست رہتا ہے۔ غذا ہضم ہوتی ہے۔ اور سنت کا ثواب علیحدہ ملتا ہے۔ خدا کی خوشنودی اور نیکیاں بڑھتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک جنگ میں فتح حاصل نہ ہو سکی تو صحابہ کبارؓ نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مسواک کی سنت چھوڑنے سے ناکامی ہوئی ہے چنانچہ سنت جاری کرنے کے بعد حملہ کیا تو فتح سے سرفراز ہوئے۔ غور کریں کہ اتنی مصیبت کے وقت بھی صحابہ کبارؓ سنت کا خیال رکھتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا "علیکم بالسواک"

اسی ضمن میں ایک شاعر کے چند اشعار بھی پڑھیے اور لطف اٹھائیے ؎

مسواک نبی کی سنت ہے
محبوب یہ پیاری خصلت ہے
دانتوں کی صفائی ہوتی ہے
روشن بینائی ہوتی ہے
ہم دانت جو مل کر دھوتے ہیں
مضبوط مسوڑے ہوتے ہیں
یہ فہم کو تیز بناتی ہے
نسیان کو دور ہٹاتی ہے
یہ سانس کو صاف چلاتی ہے
تکثیر لعاب گھٹاتی ہے
یہ بلغم صاف کراتی ہے
قے بی کا اثر دباتی ہے
فرمانِ نبی پر کان دھرو
مسواک کرو۔ مسواک کرو

امیر المومنین معاویہؓ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالےٰ عنہ

حافظ نور محمد انورؔ

آسماں! تجھ کو میں اک مردِ حق کا ذکرِ خیر
ملتِ اسلام پر ہے جس کے احسانوں کا بار
جس کو عزت سے سبھی کہتے ہیں خال المومنین
مرتبہ میں جو ہے اصحابؓ نبیؐ میں باوقار
پرچم اسلام دُنیا میں کیا جس نے بلند
دین و ملت کے لئے سب کچھ کیا جس نے نثار
کاتبِ وحیٔ رسالت کا شرف جس کو ملا
خدمتِ دیں عمر بھر بے شک رہا جس کا شعار
مرتضیٰؓ کے بعد آیا دور خال المومنین
بن کے فاتح وہ ہوا اسلام کا خدمت گزار
اس قدر تھی اُلفتِ حسنینؓ اس کے قلب میں
عمر بھر دیتا رہا ان کو وظائف بیشمار
رُوم و ایران کے علم سب ہو گئے پھر سرنگوں
بر سرِ میداں جو چمکی اس کی تیغِ آب دار
صد ہزاراں رحمتیں ہوں اس کے مرقد پر مدام
جس کی سب خدمات دینی ہیں قبول کردگار
انورؔ مسکین اس کی منقبت کیا لکھ سکے
کی دُعا جس کے لئے ختم الرسلؐ نے بار بار

٣ر نومبر ١٩٦٧ء

٢٠

ٹیلیفون ٦٧٥٣٥

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ٦٠٤٧

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (١) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/١٦٣٢١ مورخہ ٣ر مئی ١٩٥٦ء (٢) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ٢٣٧-٢٨١ مورخہ ٢ر ستمبر ١٩٥٦ء
(٣) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ٢٩/٦٧٨-٧٦٢-٢-٩ DD مورخہ ٢٤ر اگست ١٩٦٤ء (٤) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G٨٨٢/٤٦-١٥٣١٠ مورخہ ١٣ر مارچ ١٩٦٧ء

اصحابِ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

مضطر گجراتی
بی، اے

اصحابِ مصطفےٰ ہیں ہدایت لئے ہوئے
جیسے نجوم آسماں طلعت لئے ہوئے

وہ راسخینِ علم و یقیں، سابقینِ دیں
امت پہ ہر طرح سے فضیلت لئے ہوئے

عرفاں گہِ رسولؐ کے تعلیم یافتہ
اعزازِ اجتہاد و امامت لئے ہوئے

شستہ مزاج، سادہ وضع، بوریہ نشیں
سیرت میں پورا عکسِ نبوت لئے ہوئے

وہ خادمانِ حق، وہ پیمبرؐ کے جاں نثار
جوشِ جہاد و عزمِ شہادت لئے ہوئے

وہ بربنائے بیعتِ رضوانِ دلپذیر
اللہ کی رضا کی بشارت لئے ہوئے

وہ بالخصوص صاحبِ ایثارِ جان و مال
وہ بے پناہ جذبۂ طاعت لئے ہوئے

تاج و کلاہِ قیصر و کسریٰ بنوکِ پا
ہاتھوں میں کائنات کی قسمت لئے ہوئے

ان میں وہ دس نفوسِ مقدس بھی ہیں شریک
جو ہیں نبیؐ سے مژدۂ جنت لئے ہوئے

ان سب کا ذکرِ خیر ہے ایمان کی دلیل
ان سب کی حب ہے سرمدی دولت لئے ہوئے

بوبکرؓ آنحضورؐ کے صدیقِ اوّلیں
سینے میں انبیاءؑ کی عزیمت لئے ہوئے

فاروقِ اعظمؓ اہلِ شریعت کے پاسباں
تقویٰ کے ساتھ شانِ عدالت لئے ہوئے

عثمانؓ عفو در نظر و ناشرِ کتاب
ایمانِ بے مثال کی قوت لئے ہوئے

دینِ نبیؐ کا حامی و رمز آشنا علیؓ
نطقِ صفا میں گنجِ بلاغت لئے ہوئے

اسلامیوں کے عسکری قائد جنابِ سعدؓ
دنیا و آخرت کی سعادت لئے ہوئے

سرآمدہ شعور و تدبر میں ابنِ عوفؓ
فکر و نظر میں صدق و دیانت لئے ہوئے

یکتا ابوعبیدہؓ جراحؓ علم میں
امت کا سر پہ بارِ امانت لئے ہوئے

طلحہؓ غزا میں ہادیِ اسلامؐ کی سپر
ابن العوامؓ وصفِ شجاعت لئے ہوئے

اس سلک کے گہر ہیں سعید ابنِ زیدؓ بھی
سرتا بہ پا فروغِ حقیقت لئے ہوئے

یہ وہ خداپرست، وہ بطلِ جلیل ہیں
اہلِ فلک ہیں جن کی محبت لئے ہوئے

حجت ہیں جو زمیں پہ خدا و رسولؐ کی
معیارِ حق ہیں اور صداقت لئے ہوئے

مضطر انہی کے فیضِ عمل سے خدا گواہ
تاریخِ کائنات ہے عظمت لئے ہوئے

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام مولانا عبیداللہ انور پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا